بسم اللہ الرحمن الرحیم

«مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ»

منبع غدیر

معہ اسناد

خطبہ و حدیث غدیر

بسلسلہ

چہاردہ صد سالہ یادگار مرتضویؑ

مؤلفہ ومترجمہ

جناب مولانا سیّد صفدر حسین رضوی اعلی اللہ مقامہ

ناشر

مرکز افکار اسلامی

کتاب سے استفادے کی عام اجازت ہے

نامِ کتاب: **مَنبَعِ غَدِیر**

تالیف و ترجمہ مولانا صفدر حسین رضوی اعلی اللہ مقامہ

اشاعتِ اول: ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۳ھ، (جون، ۲۰۲۲ء)

ناشر: مرکزِ افکارِ اسلامی

ملنے کا پتہ: جامعہ جعفریہ، جنڈ، ضلع اٹک

ویب سائٹ:www.afkareislami.com

ای میل:afkareislami@yahoo.com

واٹس ایپ:+923025230406

+923001731272

فہرست مطالب

پیش گفتار	۵
حضرت امیر المومنین علی ابن طالب علیہ السلام کا اجمالی تعارف	۱۱
آیت الغدیر	۱۳
حدیث الغدیر	۱۵
صحابہ کرامؓ کے نام جن سے حدیث غدیر مروی ہے	۱۷
ان علماء کے نام جنہوں نے حدیث غدیر کو نقل کیا	۲۰
حدیث غدیر کا متواتر ہونا	۲۹
طرق حدیث غدیر	۳۱
خطبہ غدیر (معہ ترجمہ)	۳۶۔۸۰

☆☆☆☆☆

قال رسول الله

من كنت مولاه فهذا علي مولاه

١٤٤٠

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش گفتار

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ آلِہِ الطَّاھِرِیْنَ.

نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانے کا ہر دُکھ سہہ کر انسانیت کے کمال کی ساری راہیں روشن کیں۔ آپؐ زندگی کے آخری سال میں حج کا فریضہ ادا کر کے مکّہ سے مدینہ پلٹ رہے تھے کہ ”خم غدیر“ کے مقام پر ارشادِ پروردگار ہوا:

﴿یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۷﴾﴾

اے رسول تمہارے پروردگار کی طرف سے جو حکم تم پر اُتارا گیا ہے اُسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے کوئی پیغام پہنچایا ہی نہیں اور اللہ ہر حال میں تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ (المائدۃ: آیت ۶۷)

اللہ کے حکم کی تعمیل کیلیۓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ کو روکا اور ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا جو اس رسالے میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس خطبہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل اور آپؑ کی نسبت اُمّت کی ذمہ داریوں کو بیان فرمایا۔ اس خطبے کا بنیادی مقصد آپؑ کی ولایت اور امامت

کا بیان تھا جسے آپؐ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

«مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَّوْلَاهُ».

جس جس کا میں مولا ہوں اُس کے یہ علیؑ مولا ہیں۔

اس خطبہ کے بعد اِدھر علی علیہ السلام کو منصب ولایت ملنے پر مبارک باد کا سلسلہ جاری تھا کہ اُدھر سے یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ﴾

آج کافر لوگ تمہارے دین کی طرف سے ناامید ہو گئے ہیں تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا۔ (۱)

تاریخ اسلام کا یہ مہم باب "واقعۂ غدیر" کہلاتا ہے جو اسلام کے آئندہ کے خدّ و خال کو بھی روشن کرتا ہے اور علی علیہ السلام کی فضیلت کو بھی اُجاگر کرتا ہے۔

علاّمہ سیّد میر حامد حسین الموسوی لکھنوی متوفیٰ ۱۳۰۶ھ نے "عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار" میں اور علاّمہ عبد الحسین الامینی متوفیٰ ۱۳۹۰ھ نے "الغدیر" میں اس موضوع کو تفصیل سے بیان کیا۔

---

(۱) سورۂ مائدہ، آیت ۳۔

سیّد مرتضیٰ علم الہدیٰ لکھتے ہیں:

واقعہ غدیر کا انکار چاند، سورج اور ستاروں کے انکار کے برابر ہے۔

اہل سنّت عالم علّامہ ضیاء مقبلی لکھتے ہیں:

فَاِن لَّمْ یَکُنْ ھٰذَا مَعْلُوْمًا فَمَا فِی الدِّیْنِ مَعْلُوْمٌ.

اگر واقعہ غدیر یقینی نہیں ہے تو پھر دین کی کوئی بات یقینی نہیں ہے۔[1]

امیر المومنینؑ اپنی زندگی میں متعدد مقامات پر اس منصب ولایت کو اپنے لئے بطور افتخار نقل کرتے رہے۔ نہج البلاغہ میں آپؑ کا ارشاد ہے۔

وَلَھُمْ خَصَآئِصُ حَقِّ الْوِلَایَةِ، وَفِیْھِمُ الْوَصِیَّةُ وَالْوِرَاثَةُ.

حقِ ولایت کی خصوصیات انہی کیلئے ہیں اور انہی کے بارے میں (پیغمبرؐ کی) وصیت اور انہی کیلئے (نبیؐ کی) وراثت ہے۔[2]

ایک مقام پر ولایت کے حقوق کی تفصیل بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا:

فَقَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِیْ عَلَیْکُمْ حَقًّا بِوِلَایَةِ اَمْرِکُمْ.

اللہ سبحانہ نے مجھے تمہارے امور کا اختیار دے کر میرا حق تم پر قائم کر دیا ہے۔[3]

زکوٰۃ وصدقات کے کارندوں کو نصیحت فرمائی کہ جب کسی مسلمان سے زکوٰۃ لینے جاؤ تو کہنا:

عِبَادَ اللّٰہِ! اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکُمْ وَلِیُّ اللّٰہِ وَ خَلِیْفَتُہٗ.

---

(۱) سیرت امیر المومنینؑ، مفتی جعفر حسینؒ، ص ۳۳۷۔

(۲) نہج البلاغہ، خطبہ ۲، ص ۱۰۸۔

(۳) نہج البلاغہ، خطبہ ۲۱۴، ص ۶۱۵۔

اے اللہ کے بندو! مجھے اللہ کے ولی اور اس کے خلیفہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔[1]

اللہ سبحانہ نے جس طرح پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو غدیر کے مقام پر ولایتِ علیؑ کے اعلان کا حکم دیا اسی طرح خطبہ غدیر میں پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ولایتِ علیؑ کو عام کرنے کیلئے فرمایا:

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنِّیۡ اَدَعُھَا اِمَامَۃً وَ وِرَاثَۃً فِیۡ عَقِبِیۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ، وَ قَدۡ بَلَّغۡتُ مَآ اُمِرۡتُ بِتَبۡلِیۡغِہٖ حُجَّۃً عَلٰی کُلِّ حَاضِرٍ وَ غَائِبٍ، وَ عَلٰی کُلِّ اَحَدٍ مِمَّنۡ شَھِدَ اَوۡ لَمۡ یَشۡھَدۡ، وَلِدَ اَوۡ لَمۡ یُوۡلَدۡ فَلۡیُبَلِّغِ الۡحَاضِرُ الۡغَآئِبَ، وَالۡوَالِدُ الۡوَلَدَ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ.

اے گروہ مردم بتحقیق کہ میں ولایت کو بحیثیت امامت و وراثت اپنی اولاد میں قیامت تک کیلئے چھوڑ رہا ہوں اور یقیناً جس کے پہنچانے کا مجھ کو حکم دیا گیا تھا، اس کو میں نے پہنچا دیا جو حجت ہے ہر حاضر و غائب کیلئے اور ہر اس شخص پر جو موجود ہے یا موجود نہیں ہے اور جو پیدا ہو چکے یا ابھی پیدا نہیں ہوئے پس چاہیے ہر حاضر غائب کو اور ہر باپ بیٹے کو پیغام پہنچاتا رہے قیامت تک۔

کچھ عرصہ سے بعض مومنین کی طرف سے جناب مولانا سیّد صفدر حسین رضوی صاحب مرحوم کے مؤلفہ و مترجمہ رسالہ ''منبع غدیر'' کی اشاعت کی خواہش کی جا رہی تھی۔ اُن کی فرمائش پر مرکزِ افکارِ اسلامی ''عید غدیر'' ۱۴۴۳ھ کے موقع پر یہ رسالہ پیش کر رہا ہے۔

مولانا صفدر حسین رضوی اعلی اللہ مقامہ کی ہندوستان میں پیدائش ہوئی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ

---

(۱) نہج البلاغہ، وصیت ۲۶، ص ۶۹۵۔

ہندوستان سے نجف اشرف عراق حصول علم کیلئے گئے اور تقسیم ہندوپاک کے بعد عراق سے پاکستان آئے اور کراچی میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ درجنوں کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔ آپ نے نہج البلاغہ کی ایک مشہور شرح تذکرۃ العارفین از علّامہ فتح اللہ کاشانی کا اردو میں ترجمہ کیا جو ''مشکوٰۃ الفصاحہ'' کے نام سے ۱۳۷۶ھ میں دارالتصنیف کراچی سے شائع ہوئی۔

مولانا مرحوم کی ایک اور کتاب ''دلیل الزائرین'' نظر سے گزری جس پر جناب علّامہ کلب حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ کی توثیق درج ہے اور جناب مولانا محمد مصطفیٰ جوہر صاحب اعلی اللہ مقامہ کی تحریر تعارف کے عنوان سے درج ہے۔ جوہر صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

سعادت پناہ ، حقیقت آگاہ، صاحب علم و فضل و کمال جناب مولانا المولوی سیّد صفدر حسین رضوی الہ آبادی دامت معالیھم السامیہ کی تالیف۔۔۔

پھر لکھتے ہیں:

میں باطمینان تمام کہتاہوں کہ اس کتاب میں جہاں عربی عبارتوں کے ترجمے ہیں وہ میری نظر میں صحیح و درست ہیں۔

۱۹۶۹ء میں کراچی میں آپ کا انتقال ہوا اور آپ کی میّت نور باغ قبرستان میں اماناً رکھی گئی اور بارہ سال بعد آپ کے فرزند جناب ہاشم حسین رضوی صاحب میت کو کراچی سے تدفین کیلئے کربلائے معلّٰی لے گئے۔ مولانا موصوف کے فرزند جناب ہاشم حسین رضوی صاحب اس وقت کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور یہ معلومات اُنہی سے حاصل ہوئیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جناب مولانا مرحوم اور جناب محترم حسین عابد جعفری صاحب جنہوں نے اس

اشاعت میں مالی تعاون فرمایا کے مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور قوم کے دیگر مخیرّ حضرات کو بھی اس قسم کی نیاز اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کیلیئے پیش کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

مومنین کرام سے درج ذیل مرحومین کیلیئے سورۂ فاتحہ کی التماس ہے:

سیّدہ ناظمہ خاتون بنت سیّد شبیر الحسن رضوی	سیّد علی اختر جعفری ابن سیّد حامد حسین جعفری
سیّد علی منور جعفری (رئیس) ابن سیّد علی اختر جعفری	سیّد نقی رضا جعفری ابن سیّد سادات حسین جعفری
سیّدہ کنیز مہدی بنت سیّد شبیر علی زیدی	سیّد شبیر الحسن رضوی ابن سیّد محمد ابراہیم رضوی
سیّدہ کاظمہ خاتون بنت سیّد زین العابدین	سیّد حامد حسین جعفری ابن سیّد عبادت حسین جعفری
سیّدہ آمنہ خاتون بنت سیّد اعظم علی	سیّدہ رفیقہ خاتون بنت سید حامد حسین جعفری
زیب انساء بنت سیّد محمود الحسن جعفری	امیر فاطمہ بنت نقی رضا جعفری
سیّد نادر علی ابن سیّد ولایت علی	

پرودگار ہم سب کو ولایت علی بن ابی طالب علیہما السلام کا مبلغ بننے کی توفیق نصیب فرمائے اور آپؑ کی ولایت کے سائے میں زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائے۔

والسلام

مقبول حسین علوی

مرکز افکارِ اسلامی

(یکم جون، ۲۰۲۲ء)

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولائے کائنات، شاہِ ولایت، محرم اسرارِ خفی و جلی

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام

نسب:

والد ماجد:

عمران المعروف بہ ابوطالب، بن عبد المطلب، بن ہاشم، بن عبد مناف، بن قصیٰ، بن کلاب، بن مرہ، بن کعب، بن لوی، بن غالب، بن فہر، بن مالک، بن نضر، بن کنانہ، بن خزیمہ، بن مدرکہ، بن الیاس، بن مضر، بن نزار، بن معد، بن عدنان، بن اُدّ، بن ادد، بن یسع، بن ہمیسع، بن سلامان، بن نبت، بن حمل، بن قیذار، بن اسماعیل، بن جناب ابراہیم، علیہم السلام

والدہ ماجدہ:

فاطمہ بنت اسد، بن ہاشم، بن عبد مناف۔۔۔

تاریخ ولادت

۱۳ رجب المرجب ۳۰، عام الفیل، و ۱۹۲ سنہ سال سکندری، مطابق ۲۱ مارچ ۵۹۸ سنہ ء

بروز جمعہ، وقت تحویل آفتاب در برج شرف

مقام ولادت

خانہ کعبہ

شادی

بہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتاریخ یکم ذی الحجۃ الحرام سنہ ۲ھ یوم جمعہ

تعداد ازواج مطہرات

بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نو (۹)

اولادِ امجاد

(۲۸): بارہ فرزندان والاشان سولہ دختران نیک اختران

اعلانِ ولایت

۱۸ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۰ھ مطابق ۲۱ مارچ سنہ ۶۳۲ء بوقت تحویل آفتاب در برج شرف

آغازِ امامت

۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۱ھ مطابق یکم جون سنہ ۶۳۲ء

شہادت

۲۱ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ، ۲۳ جنوری سنہ ۶۶۱ء

بضربت شمشیر عبدالرحمٰن ابن ملجم بمسجد کوفہ

روضۂ مبارکہ

نجف اشرف

☆☆☆☆☆

آیت الغدیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، وَ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ الَّذِیْنَ ھُمُ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ، اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ:

﴿یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ ؕ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ﴾

(سورہ مائدہ، آیت ۶۷)

آیتِ بالا کے متعلق علمائے عامہ وخاصہ کا اتفاق ہے کہ یہ آیہ وافیہ ہدایہ مقام غدیر میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حکم الٰہی کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا:

«مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَّوْلَاہُ».

اس آیہ وافیہ ہدایہ کے متعلق علماء عامہ کی روایت ملاحظہ ہو:

۱۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ: «اِنَّھَا نَزَلَتْ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ»: ”یہ آیت غدیر خم کے موقع پر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی“۔

اس روایت کو ابوالحسن واحدی نے ”اسباب النزول“ میں اور حافظ عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی نے ”کفایۃ الطالب“ میں نقل کیا ہے اور اسی روایت کو امام فخر الدین رازی نے

"تفسیر کبیر" میں عبداللہ بن عباس، البراء بن عازب اور امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ (۱)

۲۔ البراء بن عازب سے روایت ہے کہ: نَزَلَتْ فِیْ غَدِیْرِ خُمٍّ، فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ قَالَ: «مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِیٌّ مَّوْلَاهُ»، فَقَالَ عُمَرُ: بَخٍ بَخٍ لَّكَ یَا عَلِیُّ، اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ، وَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ: "جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ: «جس کا میں مولا ہوں پس اس کا یہ علیؑ مولا ہے»۔ یہ سن کر عمر بن الخطابؓ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہا: اے ابی طالب کے فرزند! مبارک ہو! مبارک ہو! کہ آپؑ میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے مولیٰ ہو گئے۔

اس روایت کو ابو نعیم نے "الحلیۃ" میں اور الثعلبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ (۲)

۳۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ: ہم عہدِ رسالت مآبؐ میں اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ اِنَّ عَلِیًّا مَّوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾۔

اس روایت کو ابوالحسن واحدی نے اسباب النزول اور اپنی تفسیر میں اور فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں، نظام الاعرج نے اپنی تفسیر میں، ابو نعیم نے الحلیۃ میں، ابن مردویہ و عینی نے "شرح بخاری" میں اور سیوطی نے "در منثور" میں نقل کیا ہے۔ (۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱) نقل از: الغدیر فی الکتاب السنۃ والادب، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ، تہران، ج۱، ص۲۱۸۔

(۲) نقل از: الغدیر، ج۱، ص۲۲۱۔۲۲۲۔

(۳) نقل از: الغدیر، ج۱، ص۲۱۸۔

حدیث الغدیر

«مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَّوْلَاہُ».

یہ حدیث غدیر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مہتم بالشان پیام ہے کہ جس کے تبلیغ کی اہمیت قرآن مجید اور خطبۂ رسول اکرمؐ سے واضح ہے۔

اس حدیث کو بالاتفاق محدثین عامہ و خاصہ نے بڑے اہتمام و اسناد صحیحہ سے جمع کیا ہے، بلکہ بعض علماء نے اس حدیث کے طرق کی فراہمی میں ایسے انہماک سے کام لیا ہے کہ دیکھنے والے محو حیرت ہو گئے۔

چنانچہ ابن کثیر شامی سے روایت ہے کہ ابو المعالی جوینی اکثر بڑے تعجب سے کہا کرتے تھے کہ: میں نے بغداد میں صحافوں کے پاس اس حدیث کی روایتوں کے متعلق ایک ضخیم کتاب دیکھی جس پر لکھا تھا کہ:

اَلْمُجَلَّدَۃُ الثَّامِنَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ مِنْ طُرُقِ «مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ» وَیَتْلُوْہُ الْمُجَلَّدُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

یعنی «مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ» کے طریقوں کے متعلق یہ اٹھائیسویں جلد ہے۔اس کے بعد انتیسویں جلد لکھی جائے گی۔ (۱)

☆☆

(۱) الغدیر، ج۱، ص ۳۲۴۔

حدیث غدیر کے طرق پر لکھے جانے والے رسائل

اس حدیث کے طرق پر متعدد و مستقل رسالے بھی لکھے گئے جن میں سے چند کا ذکر حسب ذیل ہے:

(۱) حافظ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابراہیم بن زیاد بن عبداللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بہ "ابن عقدہ" نے اس حدیث کے متعلق ایک مبسوط رسالہ "حدیث الموالاۃ" کے نام سے لکھا ہے اور ایک سو اٹھائیس طریقوں سے روایت کی ہے۔

(۲) علامہ ابوالقاسم عبید اللہ بن عبداللہ الحسکانی نے "دعاۃ الھداۃ الی اداء حق الموالاۃ" کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا ہے۔

(۳) علامہ ابوسعید مسعود بن ناصر السجستانی نے اس حدیث کو ایک سو بیس صحابہ سے روایت کر کے سترہ جز کا ایک رسالہ جس کا نام "درایۃ حدیث الولایۃ """ رکھا ہے۔

☆☆

ان صحابہ کرام کے نام جن سے حدیث غدیر مروی ہے

ابن عقدہ نے اپنی کتاب الولایۃ میں ایک سو ایک صحابہ رسول کے نام تحریر کئے ہیں جن سے حدیث غدیر مروی ہے ان کے اسماء (حروف تہجی کی ترتیب سے) حسب ذیل ہیں:

۱۔ابوہریرہ الدوسی
۲۔ابو لیلیٰ الانصاری
۳۔ابو زینب بن عوف الانصاری
۴۔ابو فضالہ الانصاری
۴۔ابو قدامہ الانصاری
۶۔ابو عمرہ بن عمرو بن محصن الانصاری
۷۔ابوالہیثم بن التیہان
۸۔ابو رافع القبطی
۹۔خویلد (خالد) بن خالد بن محرث الہذلی
۱۰۔ابو بکر بن ابی قحافہ التیمی
۱۱۔اسامہ بن زید بن حارثہ الکلبی
۱۲۔ابی بن کعب الانصاری
۱۳۔اسعد بن زرارہ الانصاری
۱۴۔اسماء بنت عمیس الخثعمیہ
۱۵۔اُمّ سلمہ
۱۶۔اُمّ ہانی بنت ابی طالب
۱۷۔انس بن مالک الانصاری
۱۸۔براء بن عازب الانصاری
۱۹۔بریدہ بن الحصیب ابوسہل الاسلمی
۲۰۔ابوسعید ثابت بن ودیعہ الانصاری
۲۱۔جابر بن سمرہ بن جنادہ
۲۲۔جابر بن عبداللہ الانصاری
۲۳۔جبلہ بن عمرو الانصاری
۲۴۔جبیر بن مطعم بن عدیالقرشی النوفلی
۲۵۔جریر بن عبداللہ بن جابر البجلی
۲۶۔ابوذر جندب بن جنادہ الغفاری
۲۷۔جندع بن عمرو بن مازن الانصاری
۲۸۔حبہ بن جوین ابو قدامہ العرنی البجلی
۲۹۔حبشی بن جنادہ السلولی
۳۰۔حبیب بن بدیل بن ورقاء الخزاعی
۳۱۔حذیفہ بن اسید الغفاری
۳۲۔حذیفہ من الیمان الیمانی

۳۳۔حسان بن ثابت

۳۴۔حسن مجتبیٰ ابن علی ابن ابی طالب علیہم السلام

۳۵۔حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہم السلام

۳۶۔خالد بن زید الانصاری

۳۷۔خالد بن الولید بن المغیرہ المخزومی

۳۸۔خزیمہ بن ثابت الانصاری ذوالشہادتین

۳۹۔خویلد بن عمرو الخزاعی (ابوشریح)

۴۰۔رفاعہ بن عبدالمنذر الانصاری

۴۱۔زبیر بن العوام القرشی

۴۲۔زید بن ارقم الانصاری

۴۳۔زید بن ثابت

۴۴۔زید/یزید بن شراحیل الانصاری

۴۵۔زید بن عبداللہ الانصاری

۴۶۔سعد بن ابی وقاص

۴۷۔سعد بن جنادہ العوفی

۴۸۔سعد بن عبادہ الانصاری الخزرجی

۴۹۔سعد بن مالک الانصاری

۵۰۔سعید بن زید القرشی العدوی

۵۱۔سعید بن سعد بن عبادہ الانصاری

۵۲۔سلمان الفارسی

۵۳۔سلمہ بن عمرو بن الاکوع الاسلمی

۵۴۔سمرہ بن جندب الفزاری

۵۵۔سہل بن حنیف الانصاری

۵۶۔سہل بن سعد الانصاری

۵۷۔الصدی ابن عجلان الباہلی

۵۸۔ضمیرہ الاسدی

۵۹۔طلحہ بن عبیداللہ التیمی

۶۰۔عامر بن عمیر النمیری

۶۱۔عامر بن لیلیٰ بن ضمرہ

۶۲۔عامر بن لیلیٰ الغفاری

۶۳۔عامر بن واثلہ اللیثی

۶۴۔عائشہ بنت ابی بکر (اُمّ المومنین)

۶۵۔عباس بن عبدالمطلب

۶۶۔عبدالرحمٰن بن عبدرب الانصاری

۶۷۔عبدالرحمٰن بن عوف القرشی

۶۸۔عبدالرحمٰن بن یعمر الدیلی

۶۹۔عبداللہ بن ابی عبدالاسد المخزومی

۷۰۔عبداللہ بن بدیل بن ورقاء

۷۱۔عبداللہ بن بشیر المازنی
۷۲۔عبداللہ بن ثابت الانصاری
۷۳۔عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب الہاشمی
۷۴۔عبداللہ بن حنطب القرشی المخزومی
۷۵۔عبداللہ بن ربیعہ
۷۶۔عبداللہ بن عباس
۷۷۔عبداللہ بن ابی اوفی علقمہ الاسلمی
۷۸۔عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی
۷۹۔عبداللہ بن مسعود الہذلی
۸۰۔عبداللہ بن یامیل
۸۱۔عثمان بن عفان
۸۲۔عبید بن عازب الانصاری
۸۳۔عدی بن حاتم
۸۴۔عطیہ بن بسر المازنی
۸۵۔عقبہ بن عامر الجہنی
۸۶۔علی بن ابی طالب علیہما السلام
۸۷۔عمار بن یاسر العنسی
۸۸۔عمارہ الخزرجی الانصاری
۸۹۔عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد المخزومی
۹۰۔عمر بن الخطاب
۹۱۔عمران بن حصین الخزاعی
۹۲۔عمرو بن الحمق الخزاعی
۹۳۔عمرو بن شراحیل
۹۴۔عمرو بن العاصی
۹۵۔عمرو بن مرہ الجہنی
۹۶۔فاطمہ بنت رسول اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام
۹۷۔فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلب
۹۸۔قیس بن ثابت بن شماس الانصاری
۹۹۔قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری
۱۰۰۔کعب بن عجرہ الانصاری

ان کے علاوہ ابن عقدہ نے اٹھائیس صحابیوں کا ذکر کیا ہے لیکن نام نہیں لکھا۔(۱)

☆☆

---

(۱) ملاحظہ فرمائیں: الغدیر، ج۱، ص ۱۲۔ ۶۱۔

ان علماء کے نام جنہوں نے حدیث غدیر کو نقل کیا ہے معہ سن وفات

صحابہ رسولؐ اور تابعین کا سلسلہ پہلی صدی ہجری تک پایا جاتا ہے۔ دوسری صدی سے علماء حدیث کا دور شروع ہوتا ہے۔ دوسری صدی سے چودھویں صدی تک فی الحال تین سو ساٹھ علماء عامہ کے نام جمع ہو سکے جنہوں نے بڑے اہتمام سے حدیث غدیر کو نقل کیا ہے جن میں سے ہر صدی کے صرف پانچ علماء حدیث کے نام اس مختصر رسالہ میں تحریر کئے جا رہے ہیں تا کہ قارئین کو معلوم ہو کہ حدیث غدیر کی روایت ہر صدی میں کی گئی ہے:

دوسری صدی ہجری

۱۔ «ابو محمد عمرو بن دینار الجمعی» المتوفی ۱۱۵ھ۔ ابو نعیم نے "الحلیہ" جلد ۴، ص ۲۰ پر ان کا حوالہ دیا ہے۔

۲۔ «عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر تیمی» المتوفی ۱۲۶ھ۔ ابن ابی الحدید نے "شرح نہج البلاغہ" جلد ۱، ص ۳۶۰ میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۳۔ «ابو بکر محمد بن مسلم بن عبداللہ قرشی زہری» المتوفی ۱۲۴ھ۔ ابن اثیر نے "اسد الغابہ" جلد ۱، ص ۳۰ میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۴۔ «عبیداللہ بن عمر حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب» المتوفی ۱۴۷ھ۔ عاصمی نے "زین الفتی" میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۵۔ «طلحہ بن یحییٰ بن عبیداللہ تیمی» المتوفی ۱۴۸ھ۔ عاصمی نے "زین الفتی" میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

تیسری صدی ہجری

ا۔ « حافظ ضمرہ بن ربیعہ قرشی » المتوفی ۲۰۲ھ۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ، جلد ا ص ۲۹۰ میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۲۔ « مصعب بن مقدام خشعمی » المتوفی ۲۰۳ھ۔ نسائی نے "خصائص" میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۳۔ « امام محمد بن ادریس شافعی » المتوفی ۲۰۴ھ۔ ابن اثیر نے "نہایہ"، ص ۲۴۶ میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۴۔ « حافظ خلف بن تمیم کوفی » المتوفی ۲۰۶ھ۔ نسائی نے "حدیث مناشدہ" میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۵۔ « حافظ فضل بن دکین کوفی المتوفی ۲۱۸ھ۔ حاکم نے "مستدرک"، جلد ا، ص ۱۱۰ میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

چوتھی صدی ہجری

ا۔ « حافظ محمد بن شعیب نسائی » المتوفی ۳۰۳ھ۔ نسائی نے "سنن و خصائص" میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۲۔ « احمد بن علی ابویعلی » صاحب مسند کبیر المتوفی ۳۰۷ھ۔ علامہ سیوطی نے "تاریخ الخلفاء" ص ۱۱۴ پر ان کا حوالہ دیا ہے۔

۳۔ « حافظ محمد بن جریر طبری » المتوفی ۳۱۰ھ۔ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ، جلد ۵،

ص ۲۱۲ میں ان کا حوالہ دیا ہے۔

۴۔ «حافظ عبداللہ بن محمد البغوی» المتوفی سنہ ۳۱۷ھ نے اپنی کتاب ”مصابیح السنۃ“ جلد ۲، ص ۱۹۹ میں تحریر کیا ہے۔

۵۔ «ابو عمر و احمد بن عبدربہ قرطبی» المتوفی سنہ ۳۲۸ھ نے اپنی کتاب ”عقد الفرید“ جلد ۲، ص ۲۷۵ میں تحریر کیا ہے۔

پانچویں صدی ہجری

۱۔ «ابو بکر محمد بن طیب بن محمد الباقلانی» المتوفی سنہ ۴۰۳ھ ”التمہید“، ص ۱۶۹ میں تحریر کیا ہے۔

۲۔ «حافظ احمد بن موسیٰ بن مردویہ اصبہانی» المتوفی سنہ ۴۱۶ھ نے اپنی کتاب ”المناقب“ میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی» المتوفی سنہ ۴۲۷ھ نے اپنی کتاب تفسیر ”الکشف والبیان“ میں تحریر کیا ہے۔

۴۔ «حافظ احمد بن عبداللہ ابو نعیم اصفہانی» المتوفی سنہ ۴۳۰ھ نے اپنی کتاب ”الحلیۃ“ میں تحریر کیا ہے۔

۵۔ «حافظ احمد بن حسین بن علی بیہقی المتوفی» سنہ ۴۵۸ھ نے اپنی کتاب ”سنن کبریٰ“ میں تحریر کیا ہے۔

چھٹی صدی ہجری

۱۔ «حافظ امام محمد غزالی» المتوفی ۵۰۵ھ نے اپنی کتاب "سیر العالمین" میں تحریر کیا ہے۔

۲۔ «حافظ محمد حسین مسعود البغوی» المتوفی ۵۱۶ھ نے اپنی کتاب "مصابیح السنۃ" میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «محمود بن عمر زمخشری» المتوفی ۵۲۸ھ نے اپنی کتاب "تفسیر الکشف والبیان" میں تحریر کیا ہے۔

۴۔ «محمد بن عبد الکریم شہرستانی» المتوفی ۵۴۸ھ نے اپنی کتاب "الملل والنحل" میں تحریر کیا ہے۔

۵۔ «حافظ علی بن حسن بن ہبۃ اللہ مشہور ابن عساکر» المتوفی ۵۷۱ھ نے اپنی کتاب "تاریخ الشام" میں تحریر کیا ہے۔

ساتویں صدی ہجری

۱۔ «محمد بن عمر الملقب بفخر الدین رازی» المتوفی ۶۰۶ھ نے اپنی کتاب "تفسیر کبیر" میں تحریر کیا ہے۔

۲۔ «مبارک بن محمد بن عبد الکریم ابن اثیر جوزی» المتوفی ۶۱۶ھ نے اپنی کتاب "جامع الاصول" میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «یاقوت بن عبد اللہ رومی الحموی» المتوفی ۶۲۶ھ نے اپنی کتاب "معجم البلدان"، ج۳، ص۲۶۴ میں تحریر کیا ہے۔

۴۔ «حافظ علی محمد شیبانی المعروف ابن اثیر » المتوفی ۶۳۰ھ نے اپنی کتاب ''اسد الغابہ''
میں تحریر کیا ہے۔

۵۔ «ابو سالم محمد بن طلحہ قریشی » المتوفی ۶۵۲ھ نے اپنی کتاب ''طالب المسوٴل'' میں
تحریر کیا ہے۔

آٹھویں صدی ہجری

ا۔ «علامہ ابراہیم الحموینی » المتوفی ۷۲۲ھ نے اپنی کتاب ''فرائد السمطین'' میں
تحریر کیا ہے۔

۲۔ «محمد بن احمد بن عثمان الذہبی » المتوفی ۷۲۸ھ نے اپنی کتاب ''حدیث غدیر''
میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «عمر بن مظفر الحلبی المعروف بہ ابن الوردی » المتوفی ۷۴۹ھ نے اپنی کتاب ''المختصر''
میں تحریر کیا ہے۔

۴۔ «قاضی عبد الرحمن بن احمد ناٸجی » المتوفی ۷۵۶ھ نے اپنی کتاب ''المواقف'' میں
تحریر کیا ہے۔

۵۔ «حافظ اسمعیل بن عمر دمشقی المعروف بہ ابن کثیر » المتوفی ۷۷۴ھ نے اپنی تاریخ
میں تحریر کیا ہے۔

نویں صدی ہجری

۱۔ «حافظ ولی الدین عبد الرحمن بن محمد المعروف ابن خلدون» المتوفی ۸۰۸ھ نے اپنی کتاب ''مقدمہ تاریخ'' میں تحریر کیا ہے۔

۲۔ «سیّد شریف جرجانی علی بن محمد بن بن علی حنفی» المتوفی ۸۱۶ھ نے اپنی کتاب ''شرح المواقف'' میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «حافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر عسقلانی» المتوفی ۸۵۲ھ نے اپنی کتاب ''الاصابۃ'' میں تحریر کیا ہے۔

۴۔ «نور الدین علی بن محمد مالکی المعروف بابن الصباغ» المتوفی ۸۵۵ھ نے اپنی کتاب ''فصول المہمہ'' میں تحریر کیا ہے۔

۵۔ «محمد بن احمد العینی الحنفی» المتوفی ۸۵۵ھ نے اپنی کتاب ''شرح بخاری'' میں تحریر کیا ہے۔

دسویں صدی ہجری

۱۔ «علی بن عبد اللہ نور الدین سمہودی» المتوفی ۹۱۱ھ نے اپنی کتاب ''جواہر العقدین'' میں تحریر کیا ہے۔

۲۔ «حافظ عبد الرحمن جلال الدین سیوطی» المتوفی ۹۱۱ھ نے اپنی کتاب ''درّ منثور'' اور ''تاریخ الخلفاء'' میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ « شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی » المتوفی ۹۷۴ھ نے اپنی کتاب

"صواعق محرقہ"میں تحریر کیا ہے۔

۴۔«علی متقی بن حسام الدین بن قاضی عبدالملک ہندی» المتوفی ۹۷۵ھ نے اپنی کتاب "کنزالعمال" میں تحریر کیا ہے۔

۵۔«محمد طاہر الفتنی» المتوفی ۹۸۶ھ نے اپنی کتاب "مجمع البحار"میں تحریر کیا ہے۔

گیارہویں صدی ہجری

۱۔«علی بن سلطان محمد الہروی المعروف بملا علی قاری» المتوفی ۱۰۱۴ھ نے اپنی کتاب "المرقاۃ" میں تحریر کیا ہے۔

۲۔«ابوالعباس احمد حلبی دمشقی» المتوفی ۱۰۱۹ھ نے اپنی کتاب "اخبار الدول" میں تحریر کیا ہے۔

۳۔«زین الدین عبدالروف المنادی» المتوفی ۱۰۳۱ھ نے اپنی کتاب "کنزالحقائق" میں تحریر کیا ہے۔

۴۔«نورالدین علی بن ابراہیم احمد حلبی» المتوفی ۱۰۴۴ھ نے اپنی کتاب "سیرۃ الحلبیہ" میں تحریر کیا ہے۔

۵۔«احمد بن فضل بن محمد باکثیر مکی» المتوفی ۱۰۴۷ھ نے اپنی کتاب "وسیلۃ المآل" میں تحریر کیا ہے۔

بارہویں صدی ہجری

۱۔ «سیّدمحمد بن عبدالرسول شافعی برزنجی» المتوفی ۱۱۳۰ھ نے اپنی کتاب ''نوافض'' میں تحریر کیاہے۔

۲۔ « برہان الدین ابراہیم بن مرعی بن عطیہ مالکی» المتوفی ۱۱۰۶ھ نے اپنی کتاب ''فتوحات وہبیہ'' میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «ضیاء الدین صالح بن مہدی بن علی مکی» المتوفی ۱۱۰۸ھ نے اپنی کتاب ''الابحاث المسددة''میں تحریر کیاہے۔

۴۔ «شاہ ولی اللہ دہلوی ہندی » المتوفی ۱۱۷۶ھ نے اپنی کتاب ''قرة العینین'' میں تحریر کیاہے۔

۵۔ «محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی » المتوفی ۱۱۸۲ھ نے اپنی کتاب ''شرح تحفة العلویہ'' میں تحریر کیا ہے۔

تیرہویں صدی ہجری

۱۔ «ابوالفیض محمد بن محمد مرتضیٰ زبیدی» المتوفی ۱۲۰۵ھ نے اپنی کتاب ''تاج العروس'' میں تحریر کیا ہے۔

۲۔ «ابوالعرفان شیخ محمد بن علی صبان» المتوفی ۱۲۰۶ھ نے اپنی کتاب ''اسعاف الراغبین'' میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «قاضی محمد بن علی بن شوکانی صنعانی» المتوفی ۱۲۵۰ھ نے اپنی کتاب ''بدر الطالع''میں

تحریر کیا ہے۔

۴۔«محمد بن درویش الحوط البیروتی» المتوفی ۱۲۷۶ھ نے اپنی کتاب ”اسنی المطالب“میں تحریر کیا ہے۔

۵۔«سلیمان بن ابراھیم بلخی القندوزی» المتوفی ۱۲۹۳ھ نے اپنی کتاب ”ینابیع المودۃ“ میں تحریر کیا ہے۔

چودھویں صدی ہجری

۱۔ «سید احمد زینی بن احمد دھلانی المکی» المتوفی ۱۳۰۴ھ نے اپنی کتاب ”الفتوحات الاسلامیہ“میں تحریر کیا ہے۔

۲۔ «یوسف بن اسمعیل النبہانی البیروتی»المتوفی ۱۳۵۰ھ نے اپنی کتاب ”الشرف المؤبد“میں تحریر کیا ہے۔

۳۔ «عبدالحمید بن محمود الآلوسی البغدادی »المتوفی ۱۳۲۴ھ نے اپنی کتاب ”نثر اللئالی“میں تحریر کیا ہے۔

۴۔«محمد ابدع بن حسن خیر اللہ مصری» المتوفی ۱۳۲۳ھ نے اپنی کتاب ”شرح نہج البلاغۃ“ میں تحریر کیا ہے۔

۵۔«مومن بن حسن مومن الشبلنجی »المتولد ۱۳۵۰ھ نے اپنی کتاب ”نور الابصار“ میں تحریر کیا ہے۔

☆☆

حدیث غدیر کا متواتر ہونا

(۱) «مرزا محمد معتمد خان "نزل الابرار" میں حدیث غدیر کا ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے۔

(۲) «شمس الدین محمد بن الجزری صاحب حصن حصین المطالب میں بذیل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو ضعیف کہنے والے کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کو علم حدیث میں کچھ بھی خبر نہیں ہے۔

(۳) « حافظ ذہبی "تذکرۃ الحفاظ" میں بذیل ترجمہ عبداللہ الحاکم صاحب مستدرک لکھتے ہیں کہ حدیث غدیر کیلئے بہت سے طریقے موجود ہیں، میں نے ایک مستقل رسالہ میں اس کی تفرید کی ہے۔

(۴) « ملا علی قاری مشکوٰۃ کی شرح "المرقاۃ" میں لکھتے ہیں کہ بیشک یہ حدیث غدیر صحیح ہے جس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے حافظان حدیث نے اس کو متواترات میں شمار کیا ہے۔

(۵) « حافظ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبدالرحمٰن شیرازی نیشاپوری "اربعین" میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرتؐ سے متواتر روایت ہوئی ہے اور ایک جماعت کثیر اور بڑے گروہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

(۶) « عبدالرؤف المناوی "التیسیر" جو کہ شرح ہے جامع صغیر مصنفہ علامہ سیوطی کی اس میں لکھتے ہیں کہ حدیث غدیر کو امام احمد بن حنبل وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے اور امام احمد حنبل کے تمام راوی ثقہ ہیں بلکہ مؤلف جامع صغیر کہتے ہیں کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی ابن احمد بن نورالدین

محمد بن ابراہیم العزیزی نے بھی ''سراج المنیر ''شرح جامع صغیر میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

(۷)اس حدیث کو «حافظ جلال الدین سیوطی نے ''فوائد تکاثرہ اور ازہار متناثرہ ''میں اور علی متقی نے مختصر قطف الازہار میں لکھا ہے اور ان کتابوں میں ان دونوں صاحبوں نے احادیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے۔

(۸) «حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی الشافعی ''انسان، العیون فی سیرۃ الامین والمامون ''میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح اور حسان سے روایت ہوئی ہے۔

(۹)حافظ احمد بن محمد العاصمی ''زین الفتی ''میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو امت نے قبول کیا اور یہ حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے۔

(۱۰)حافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی ''صراط السوی ''میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس پر جمہور اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے۔

(۱۱) «خاتم المحدثین ابن حجر ''صواعق محرقہ ''میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو ترمذی اور نسائی رحمہا اللہ نے روایت کی ہے اور اس حدیث کے طرق کثرت سے ہیں جن کو ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب میں جمع کیا ہے اس کی اکثر سندیں صحیح اور حسن ہیں۔

(۱۲) «شیخ عبد الحق محدث دہلوی ''لمعات ''شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں کہ حدیث غدیر صحیح ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے جیسے کہ ترمذی ونسائی اور امام احمد بن حنبل نے اس کی تخریج کی ہے اور اس حدیث کے بہت سے طریق ہیں۔

(۱۳) «قاضی ثناء اللہ پانی پتی "سیف المسئول" میں کہتے ہیں کہ حدیث غدیر درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے جو اصحاب رسالتمآب سے مروی ہے اور جمہور محدثین نے اس حدیث کو صحاح وسنن میں روایت کیا ہے۔

(۱۴) «مولانا محمد صدر عالم "معارج العلیٰ" میں تحریر کرتے ہیں کہ: آگاہ ہو کہ حدیث غدیر حافظ سیوطی کے نزدیک متواترات میں سے ہے جیسا کہ انہوں نے "قطف الازہار" میں تحریر کیا ہے۔

☆☆

طرق حدیث غدیر

اگر چہ حدیث غدیر کے تمام طرق کا احصاء اس مختصر رسالہ میں مشکل ہے مگر تیمناً صرف پانچ طریقوں پر اقتصار کیا جارہا ہے:

{۱}

«حافظ ابوالحسن علی بن محمد طیب الجلابی المعروف بابن المغازلی» نے "المناقب" میں اور «ابراہیم النظری» نے "کتاب الخصائص" میں اور «شہاب الدین احمد الایجی» نے "توضیح الدلائل" میں ابوہریرہ کی اس روایت کو نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اٹھارہویں ذوالحجہ کو روزہ رکھے گا اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزے کا ثواب لکھا جائے گا کیونکہ وہ غدیر خم کا دن ہے جس دن آنحضرتؐ نے بعد خطبہ بلیغہ کے علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا میں مومنوں کیلیئے ان کی جانوں سے زیادہ اولیٰ نہیں ہوں حاضرین نے عرض کی یا رسول

اللہ! بیشک آپؐ زیادہ اولیٰ ہے پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ مولیٰ ہیں''۔ یہ سن کر عمر الخطاب نے علیؑ سے کہا کہ مبارک ہو! مبارک ہو! اے فرزند ابو طالبؑ! کہ تم میرے اور ہر مومن مومنہ کے مولیٰ قرار پائے اور اسی دن خدا نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾۔

{۲}

«عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ» استاد بخاری و مسلم نے اپنی ''مسند'' میں اور «حافظ عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی» نے اپنی ''سنن'' میں جابر ابن عبد اللہ انصاریؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ: ہم غدیر خم کے مقام جحفہ میں تھے اور ہمارے ہمراہ قبیلہ جہینہ، مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ تھے۔ پس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور بعد خطبہ کے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر اور ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ: ''جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ مولا ہیں''۔

{۳}

«حافظ ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی» اپنی ''سنن'' میں اور «حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں ابو ایوب انصاریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے دن ارشاد فرمایا کہ: ''میں جس کا مولیٰ ہوں پس اس کے یہ علیؑ مولا ہیں''۔

{۴}

«علی بن شہاب الدین الہمدانی» اپنی کتاب ''مودۃ القربیٰ'' میں ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ: سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے دن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے بلند کر کے ارشاد فرمایا کہ: جس کا میں مولیٰ ہوں پس اس کے یہ علیؑ مولا ہیں۔ اے میرے پروردگار! دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور نصرت کر اس کی جو اس کی نصرت کرے۔

{۵}

«ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری» صاحب ''تاریخ رسل والملوک'' اپنی کتاب ''الولایۃ'' میں طرق حدیث غدیر کے متعلق اپنے اسناد سے جو زید بن ارقم تک منتہی ہوتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ حضرتؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ: جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کیلئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے اور بعد فراغت حج جب آنحضرتؐ مدینہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے تو ستر ہزار اہالیان مکہ و مدینہ اور یمن آپؐ کے ہمرکاب تھے۔ اس وقت جبرائیل امین آیہ غدیر کو لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ حکم خدا کو سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابھی ان لوگوں کو اسلام قبول کئے ہوئے تھوڑا ہی زمانہ گزرا ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لوگ اس حکم کو سن کر مضطرب ہو جائیں اور نافرمانی نہ کر بیٹھیں۔ یہ سن کر جبرائیل امین واپس گئے پھر جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم پر پہنچ چکے تھے، جبرائیل امینؑ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ خداوند عالم بعد تحفہ درود و سلام کے ارشاد فرماتا ہے کہ: ﴿یَاۤ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ﴾ فِيْ عَلِيٍّ ﴿وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ﴾: یعنی ”اے رسولؐ! پہنچادو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے علیؑ کے بارے میں اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا اس کی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ تم کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا“۔

یہ سن کر فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اصحاب کو آواز دی کہ میرے ناقہ کو بٹھا دو میں ہرگز ہرگز اس مقام سے بغیر پیغام خداوندی پہنچائے آگے نہ جاؤں گا۔ باوجودیکہ اس وقت سخت گرمی تھی مگر آپؐ نے اسی وقت اونٹوں کے پالان کا منبر نصب کرنے کا حکم دیا۔ جب منبر بن گیا تو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لے کر منبر پر تشریف لے گئے اور یہ خطبہ بلیغہ ارشاد فرما کر حکم الٰہی کو امت تک پہنچا دیا۔

☆☆☆☆☆

خطبۂ غدیر

خُطْبَةُ الْغَدِیْرِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فِیْ تَوَحُّدِهٖ، وَ دَنَا فِیْ تَفَرُّدِهٖ، وَ جَلَّ فِیْ سُلْطَانِهٖ، وَ عَظُمَ فِیْ اَرْكَانِهٖ، وَ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ هُوَ فِیْ مَكَانِهٖ، وَ قَهَرَ جَمِيْعَ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِهٖ وَ بُرْهَانِهٖ، مَجِيْدًا لَّمْ يَزَلْ، مَحْمُوْدًا لَّا يَزَالُ. بَارِئُ الْمَسْمُوْكَاتِ، وَ دَاحِی الْمَدْحوَّاتِ، وَ جَبَّارُ الْاَرْضِيْنَ وَ السَّمٰوَاتِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ، مُتَفَضِّلٌ عَلٰی جَمِيْعِ مَنْ بَرَاَهٗ، مُتَطَوِّلٌ عَلٰی جَمِيْعِ مَنْ اَنْشَاَهٗ. يَلْحَظُ كُلَّ عَيْنٍ وَّ الْعُيُوْنُ لَا تَرَاهُ، كَرِيْمٌ حَلِيْمٌ ذُوْ اَنَاةٍ، قَدْ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ بِرَحْمَتِهٖ، وَ مَنَّ عَلَيْهِمْ بِنِعْمَتِهٖ، لَا يَعْجَلُ بِانْتِقَامِهٖ، وَ لَا يُبَادِرُ اِلَيْهِمْ بِمَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ عَذَابِهٖ.

قَدْ فَهِمَ السَّرَآئِرَ، وَ عَلِمَ الضَّمَآئِرَ، وَ لَا تَخْفٰی عَلَيْهِ الْمَكْنُوْنَاتُ، وَ لَا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْخَفِيَّاتُ، لَهُ الْاِحَاطَةُ بِكُلِّ شَیْءٍ، وَ الْغَلَبَةُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ، وَ الْقُوَّةُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ، وَ الْقُدْرَةُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، وَ هُوَ مُنْشِئُ الشَّیْءِ حِيْنَ لَا شَیْءَ، دَآئِمٌ قَآئِمٌ بِالْقِسْطِ، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾.

خطبۂ غدیر

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو رحمٰن و رحیم ہے

تمام تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو بلند ہے اپنی وحدانیت میں اور قریب ہے اپنی یکتائی کے باوجود اور صاحب جلال ہے اپنی قدرت میں اور صاحبِ عظمت ہے اپنے ارکان میں اور جو محیط ہے ہر شے پر اپنے علم سے حالانکہ وہ اپنے مقام ہی پر ہے اور جو غالب ہے تمام مخلوق پر اپنی قدرت وحجت سے، جو صاحب بزرگی ہے ہمیشہ سے اور ہمیشہ لائق حمد رہے گا، جو بلندیوں کا پیدا کرنے والا اور پستیوں کا بچھانے والا ہے، جو مسلط ہے زمینوں اور آسمانوں پر، جو لائق تسبیح وتقدیس اور ملائکہ وروح کا رب ہے، جو فضل کرنے والا ہے تمام مخلوق پر اور بخشش کرنے والا ہے تمام کائنات پر، جو ہر نگاہ پر نظر رکھتا ہے لیکن آنکھیں اسے نہیں دیکھ سکتیں، جو کریم ہے، جو حلیم ہے، مہلت دینے والا ہے، جو اپنی رحمت سے ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے، اور احسان کیا سب پر اپنی نعمت سے، جو انتقام لینے میں جلدی نہیں کرتا، اور نہ مستحقین عذاب پر عذاب کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

جو رازوں کا سمجھنے والا اور دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے اور کوئی بھی پوشیدہ شے اس سے چھپی نہیں ہے اور نہ پنہاں شے اس پر مشتبہ ہوتی ہے، وہ ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے پر غالب ہے اور ہر شے پر قادر ہے اور ہر شے پر اقتدار رکھتا ہے، اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے اور اس نے اس وقت شے کو ایجاد کیا جبکہ کوئی شے نہ تھی، جو ہمیشہ ہے اور عدل کے ساتھ قائم ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس صاحب عزت وصاحب حکمت کے۔

جَلَّ عَنْ اَنْ ﴿تُدْرِكَهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾، لَا يَلْحَقُ اَحَدٌ وَصْفَهٗ مِنْ مَّعَانِيْهِ، وَ لَا يَجِدُ اَحَدٌ كَيْفَ هُوَ مِنْ سِرٍّ وَّ عَلَانِيَةٍ، اِلَّا بِمَا دَلَّ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى نَفْسِهٖ.

وَ اَشْهَدُ بِاَنَّهُ اللّٰهُ الَّذِىْ مَلَاَ الدَّهْرَ قُدْسُهٗ، وَ الَّذِىْ يُغْشِى الْاَبَدَ نُوْرُهٗ، وَ الَّذِىْ يُنْفِذُ اَمْرَهٗ بِلَا مُشَاوَرَةِ مُشِيْرٍ، وَ لَا مَعَهٗ شَرِيْكٌ فِىْ تَقْدِيْرٍ، وَ لَا تَفَاوُتٌ فِىْ تَدْبِيْرٍ، صَوَّرَ مَا اَبْدَعَ عَلٰى غَيْرِ مِثَالٍ، وَ خَلَقَ مَا خَلَقَ بِلَا مَعُوْنَةٍ مِّنْ اَحَدٍ وَ لَا تَكَلُّفٍ وَ لَا احْتِيَالٍ، اَنْشَاهَا فَكَانَتْ، وَ بَرَاَهَا فَبَانَتْ. فَهُوَ ﴿اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾، الْمُتْقِنُ الصَّنْعَةِ، الْحَسَنُ الصَّنِيْعَةِ، الْعَدْلُ الَّذِىْ لَا يَجُوْرُ، وَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ تُرْجَعُ اِلَيْهِ الْاُمُوْرُ.

وَ اَشْهَدُ اَنَّهُ الَّذِىْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَىْءٍ لِّقُدْرَتِهٖ، وَ خَضَعَ كُلُّ شَىْءٍ لِهَيْبَتِهٖ، مَالِكُ الْاَمْلَاكِ، وَ مُفَلِّكُ الْاَفْلَاكِ، وَ مُسَخِّرُ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ، كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى، يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ، وَ يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ، يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا، قَاصِمُ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَ مُهْلِكُ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ.

لَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ ضِدٌّ وَ لَا نِدٌّ، اَحَدٌ صَمَدٌ، ﴿لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ، وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾، اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، وَ رَبٌّ مَّاجِدٌ، يَشَاۤءُ فَيُمْضِىْ، وَ

وہ اس سے بالاتر ہے کہ آنکھیں اسے دیکھ سکیں لیکن وہ نظروں پر نگاہ رکھتا ہے اور وہ بڑا لطف کرنے والا اور باخبر ہے، نہیں پہنچ سکتا کوئی اسکے وصف کی حقیقتوں تک اور نہ کوئی معلوم کر سکتا ہے اس کی ظاہر و باطن کیفیت کو سوائے اس کے کہ صاحب جلالت نے جتنی اپنے متعلق رہنمائی کی۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ ایسا اللہ ہے کہ جس کی بزرگی نے عالم کو پُر کر دیا اور جس کے نور نے ابد کو ڈھانپ لیا، جو اپنے احکام کو جاری کرتا ہے بلا کسی مشیر کے مشورے کے اور نہ مقدرات میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ اس کی تدبیر میں کوئی اختلاف ہے، جو بھی تصویر کشی کی بغیر کسی مثال کے اور جو کچھ پیدا کیا بغیر کسی امداد کے اور بغیر کسی تکلف و حیلہ کے، قصد کیا پس ہو گئیں اور خلق کیا پس ظاہر ہو گئیں، وہ ایسا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، اس کی صنعت مستحکم اور کاریگری بہت عمدہ ہے، وہ ایسا عادل ہے کہ ظلم نہیں کرتا، وہ ایسا کریم ہے جس کی طرف تمام امور کی بازگشت ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ ایسا ہے کہ جس کی قدرت کے سامنے ہر شے سرنگوں ہے اور جس کی ہیبت کے سامنے ہر شے کا سر تسلیم خم ہے، جو تمام ملکوں کا مالک ہے، جو آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور چاند و سورج اس کے تابع ہیں، ہر ایک وقت مقررہ تک چلتے رہیں گے، وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں سموتا ہے، جو ایک دوسرے کا تیزی سے تعاقب کرتے ہیں، ہر سرکش جبار کو شکست دینے والا اور ہر شیطان نافرمان کا ہلاک کرنے والا ہے۔

نہ اس کی کوئی ضد ہے اور نہ نظیر، وہ یکتا ہے، بے نیاز ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ کوئی اس سے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے، وہ معبود یکتا ہے اور بزرگ پروردگار ہے، جو چاہتا ہے سو کرتا ہے

يُرِيْدُ فَيُقْضِىْ، وَيَعْلَمُ فَيُحْصِىْ، وَيُمِيْتُ وَيُحْيِىْ، وَيُفْقِرُ وَيُغْنِىْ، وَيُضْحِكُ وَيُبْكِىْ، وَيُدْنِىْ وَيُقْصِىْ، وَيَمْنَعُ وَيُعْطِىْ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ، وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ، مُجِيْبُ الدُّعَآءِ، وَ مُجْزِلُ الْعَطَآءِ، مُحْصِى الْاَنْفَاسِ، وَ رَبُّ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ.

لَا يُشْكِلُ عَلَيْهِ شَىْءٌ، وَ لَا يَضْجُرُهٗ صُرَاخُ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، وَ لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ، الْعَاصِمُ لِلصَّالِحِيْنَ، وَ الْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحِيْنَ، وَمَوْلَى الْعٰلَمِيْنَ، الَّذِىْ اسْتَحَقَّ مِنْ كُلِّ مَنْ خَلَقَ اَنْ يَشْكُرَهٗ وَ يَحْمِدَهٗ عَلَى السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الشِّدَّةِ وَ الرَّخَآءِ.

وَ اُوْمِنُ بِهٖ وَ بِمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ، اَسْمَعُ اَمْرَهٗ وَ اُطِيْعُ، وَ اُبَادِرُ اِلٰى كُلِّ مَا يَرْضَاهُ، وَ اَسْتَسْلِمُ لِقَضَآئِهٖ، رَغْبَةً فِىْ طَاعَتِهٖ، وَ خَوْفًا مِنْ عُقُوْبَتِهٖ، لِاَنَّهُ الَّذِىْ لَا يُؤْمَنُ مَكْرُهٗ، وَ لَا يُخَافُ جَوْرُهٗ، اُقِرُّ لَهٗ عَلٰى نَفْسِىْ بِالْعُبُوْدِيَّةِ، وَ اَشْهَدُ لَهٗ بِالرُّبُوْبِيَّةِ، وَ اُؤَدِّىْ مَآ اَوْحٰى اِلَىَّ، حَذَرًا مِّنْ اَنْ لَّآ اَفْعَلَ فَتَحِلَّ بِىْ مِنْهُ قَارِعَةٌ لَّا يَدْفَعُهَا عَنِّىْ اَحَدٌ وَاِنْ عَظُمَتْ حِيْلَتُهٗ.

اور جوارادہ کرتا ہے سو پورا کرتا ہے، ہر شے کو اچھی طرح جانتا ہے، وہی مارتا اور جلاتا ہے، وہی محتاج غنی کرتا ہے، وہی ہنساتا اور رلاتا ہے، وہی قریب و دور کرتا ہے، وہی روکتا اور عطا کرتا ہے، ملک اسی کیلئے ہے، سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں، نیکیاں اسی کے قبضہ میں ہیں اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

رات کو دن میں اور دن کو رات میں چھپاتا ہے، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اس عزیز وغفار کے، جو دُعاؤں کا قبول کرنے والا اور کثیر العطاء ہے، سانسوں کا حساب رکھنے والا اور جنوں اور انسانوں کا پالنے والا ہے۔

اس پر کوئی شے دشوار نہیں ہے، اسے ملول نہیں کرتی فریادیوں کی فریاد اور نہ گڑ گڑانے والوں کی گڑ گڑاہٹ، وہی محافظ ہے صالحین کا اور توفیق دینے والا ہے مفلحین کو اور مولیٰ ہے سارے عالم کا، وہی مستحق ہے کہ تمام مخلوق اس کا شکر و حمد بجالائے، ہر حالت خوشی و غم میں اور ہر حالت تکلیف وراحت میں۔

میں یقین رکھتا ہوں اس پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، اس کے حکم کو سنتا اور اس پر عمل کرتا ہوں اور ہر اس عمل میں عجلت کرتا ہوں جو اسے پسند ہے، اس کی قضا کے سامنے سر تسلیم خم ہے، اس کی اطاعت کی رغبت اور اس کی عقوبت کے خوف سے، اس لئے کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ جس کی گرفت سے امان نہیں مگر اس سے ظلم کا خوف نہیں ہے، اس کی عبودیت کا اقرار کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں اس کی ربوبیت کی، پہنچاتا ہوں اس کو جو مجھ پر وحی کی گئی ہے، بچتے ہوئے اس سے کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو میں ایسی بلا میں مبتلا ہو جاؤں گا کہ کوئی اسے ہٹا نہ سکے گا، خواہ کتنی ہی تدبیر کیوں نہ کی جائے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، لِاَنَّهٗ قَدْ اَعْلَمَنِيْٓ اَنِّيْٓ اِنْ لَّمْ اُبَلِّغْ مَآ اَنْزَلَ اِلَيَّ فَمَا بَلَّغْتُ رِسَالَتَهٗ، فَقَدْ ضَمِنَ لِيْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى الْعِصْمَةَ، وَ هُوَ اللّٰهُ الْكَافِي الْكَرِيْمُ،

فَاَوْحٰى اللّٰهُ اِلَيَّ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ﴾ فِيْ عَلِيٍّ ﴿وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا قَصَّرْتُ فِيْ تَبْلِيْغِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيَّ، وَ اَنَا مُبَيِّنٌ لَّكُمْ سَبَبَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: اِنَّ جَبْرَئِيْلَ هَبَطَ اِلَيَّ مِرَارًا يَّاْمُرُنِيْ عَنِ السَّلَامِ رَبِّيْ وَ هُوَ السَّلَامُ اَنْ اَقُوْمَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ، فَاُعْلِمَ كُلَّ اَبْيَضَ وَ اَسْوَدَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ وَ وَصِيِّيْ وَ خَلِيْفَتِيْ وَ الْاِمَامُ مِنْۢ بَعْدِيْ، الَّذِيْ مَحَلُّهٗ مِنِّيْ مَحَلُّ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّآ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَ هُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلَيَّ بِذٰلِكَ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِهٖ: ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾﴾، وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ هُوَ رَاكِعٌ يُّرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ.

وَ سَئَلْتُ جَبْرَئِيْلَ اَنْ يَّسْتَعْفِيَ لِيْ عَنْ تَبْلِيْغِ ذٰلِكَ اِلَيْكُمْ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، اس لئے کہ بتحقیق کہ اس نے مجھے مطلع کیا ہے کہ اگر میں نے اس کو نہ پہنچایا جو مجھ پر نازل ہوا ہے تو گویا میں نے اس کا کار رسالت انجام نہ دیا اور بتحقیق اس بزرگ و برتر نے میری حفاظت کی ضمانت بھی کرلی ہے اور اللہ ہی کافی و کریم ہے۔

پس اللہ نے مجھ پر یہ وحی کی ہے: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اے رسولؐ! پہنچا دو جو کچھ نازل ہوا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے ''علیؑ کے بارے میں'' اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا اس کی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا''۔

اے گروہ مردم! میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی اس کے پہنچانے میں جو اس نے مجھ پر نازل کیا ہے، میں تم پر اس آیت کا سبب بھی ظاہر کئے دیتا ہوں کہ بتحقیق جبرائیلؑ میرے پاس تین مرتبہ آئے اور پیغام دیا میرے خدا کا سلام کے ذریعہ اور وہ سلام پیغامی یہ ہے کہ میں اس مقام پر ٹھہروں اور آگاہ کروں ہر سفید و سیاہ کو کہ بہ تحقیق علی ابن ابی طالبؑ میرے بھائی اور میرے وصی اور میرے خلیفہ اور امام ہیں میرے بعد، جن کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو نسبت ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی سوائے اس کے کہ بتحقیق میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ تمہارے ولی ہیں اللہ کے بعد اور اس کے رسول کے بعد اور بتحقیق نازل کیا ہے اللہ نے مجھ پر ان کے متعلق اس آیت کو اپنی کتاب میں: ''بتحقیق کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو صاحبان ایمان ہیں جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو حالت رکوع میں'' اور علی بن ابی طالبؑ نے نماز قائم کی اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ہے، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہر حال میں خوشنودی پیش نظر رکھنے والے ہیں۔

اور میں نے جبرائیلؑ سے کہا کہ اس وقت مجھ کو تم لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانے سے

اَيُّهَا النَّاسُ لِعِلْمِیْ بِقِلَّةِ الْمُتَّقِیْنَ وَ كَثْرَةِ الْمُنَافِقِیْنَ، وَ اِدْغَالِ الْاٰثِمِیْنَ وَ خَتْلِ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ بِالْاِسْلَامِ، الَّذِیْنَ وَصَفَهُمُ اللهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ بِاَنَّهُمْ ﴿يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۖ﴾ وَ يَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَ هُوَ عِنْدَ اللهِ عَظِيْمٌ، وَ كَثْرَةِ اَذَاهُمْ لِیْ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰی سَمُّوْنِیَ اُذُنًا، وَ زَعَمُوْا اَنِّیْ كَذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مُلَازَمَتِهٖ اِيَّایَ وَ اِقْبَالِیْ عَلَيْهِ، حَتّٰی اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْ ذٰلِكَ ﴿وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۖ قُلْ اُذُنُ﴾ عَلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ ﴿اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ﴾ الْاٰيَةَ.

وَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّیَ بِاَسْمَآئِهِمْ لَسَمَّيْتُ، وَ اَنْ اُوْمِیَ اِلَيْهِمْ بِاَعْيَانِهِمْ لَاَوْمَاْتُ، وَ اَنْ اَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلَلْتُ، وَ لٰكِنِّیْ وَاللهِ! فِیْ اُمُوْرِهِمْ قَدْ تَكَرَّمْتُ، وَ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرْضَى اللهُ مِنِّیْ اِلَّا اَنْ اُبَلِّغَ مَا اَنْزَلَ اللهُ اِلَیَّ.

ثُمَّ تَلَا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۖ﴾ فِیْ عَلِیٍّ ﴿وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۖ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۖ﴾ ﴿وَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾.

فَاعْلَمُوْا مَعَاشِرَ النَّاسِ! اَنَّ اللهَ قَدْ نَصَبَهٗ لَكُمْ وَلِيًّا وَّ اِمَامًا،

معاف رکھا جائے کیونکہ اے لوگو! مجھے علم ہے متقین کی قلت کا اور منافقین کی کثرت کا اور گنہگاروں کے فساد کا اور تمسخر کرنے والوں کا اسلام سے، جن کی صفات کو اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کر دیا ہے: ''بتحقیق کہ وہ لوگ اپنی زبان سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے''، وہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے اور جو مجھے کثرت سے بار بار ستایا گیا وہ بھی یاد ہے یہاں تک کہ میرا نام بڑے کان والا رکھا گیا اور ان کا گمان ہے کہ میں ایسا ہی ہوں اس لیے کہ میں گوش بر آواز اور جملہ باتوں سے باخبر ہوں، یہاں تک کہ اللہ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''اور انہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان والا ہے (اے رسول) کہہ دو (ان سے جو کان والا گمان کرتے ہیں کہ) بتحقیق کہ وہ کان تمہارے لئے بہتر ہے'' الخ۔

اور اگر میں چاہوں کہ ان کے نام لوں تو ان کے ناموں کو بتا سکتا ہوں اور اگر میں ان کی ذات کی طرف اشارہ کرنا چاہوں تو اشارہ کر سکتا ہوں اور اگر ان کا پتہ بتانا چاہوں تو پتہ بھی بتا سکتا ہوں، لیکن خدا کی قسم! ان کے بارے میں میں نے اپنی بزرگی کو راہ دیا، ان تمام باتوں کے باوجود خدا کی رضا کسی میں نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں پہنچا دوں اس کو جو نازل کیا ہے اللہ نے مجھ پر۔

(پھر حضرتؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی): ''اے رسولؐ! پہنچا دو اس کو جو نازل کیا گیا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے (علیؑ کے بارے میں) اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا نہ پہنچایا اس کی رسالت کو اور اللہ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا''۔

پس آگاہ ہو اے گروہ مردم! بتحقیق کہ اللہ نے معین کیا ہے ان کو تمہارے لئے ولی

مُفۡتَرَضًا طَاعَتُهٗ عَلَى الۡمُهَاجِرِيۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ، وَ عَلَى التَّابِعِيۡنَ لَهُمۡ بِاِحۡسَانٍ، وَ عَلَى الۡبَادِیۡ وَ الۡحَاضِرِ، وَ عَلَى الۡاَعۡجَمِیِّ وَ الۡعَرَبِیِّ، وَ الۡحُرِّ وَ الۡمَمۡلُوۡكِ، وَ الصَّغِيۡرِ وَ الۡكَبِيۡرِ، وَ عَلَى الۡاَبۡيَضِ وَ الۡاَسۡوَدِ، وَ عَلٰى كُلِّ مُوَحِّدٍ، مَاضٍ حُكۡمُهٗ، جَايِزٌ قَوۡلُهٗ، نَافِذٌ اَمۡرُهٗ، مَلۡعُوۡنٌ مَّنۡ خَالَفَهٗ، مَرۡحُوۡمٌ مَّنۡ تَبِعَهٗ وَ مَنۡ صَدَّقَهٗ، فَقَدۡ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ لِمَنۡ سَمِعَ مِنۡهُ وَ اَطَاعَ لَهٗ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّهٗ اٰخِرُ مَقَامٍ اَقُوۡمُهٗ فِیۡ هٰذَا الۡمَشۡهَدِ، فَاسۡمَعُوۡا وَاَطِيۡعُوۡا وَ انۡقَادُوۡا لِاَمۡرِ رَبِّكُمۡ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَلِيُّكُمۡ وَ اِلٰهُكُمۡ، ثُمَّ مِنۡ دُوۡنِهٖ رَسُوۡلُهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَلِيُّكُمُ الۡقَآئِمُ الۡمُخَاطِبُ لَكُمۡ، ثُمَّ مِنۡ بَعۡدِیۡ عَلِیٌّ وَلِيُّكُمۡ وَ اِمَامُكُمۡ بِاَمۡرِ اللّٰهِ رَبِّكُمۡ، ثُمَّ الۡاِمَامَةُ فِیۡ ذُرِّيَّتِیۡ مِنۡ وُّلۡدِهٖ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ، يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ. لَا حَلَالَ اِلَّا مَآ اَحَلَّهُ اللّٰهُ، وَ لَا حَرَامَ اِلَّا مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ، عَرَّفَنِیَ اللّٰهُ الۡحَلَالَ وَ الۡحَرَامَ، وَ اَنَا اَفۡضَيۡتُ بِمَا عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ مِنۡ كِتَابِهٖ وَ حَلَالِهٖ وَ حَرَامِهٖ اِلَيۡهِ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا وَ قَدۡ اَحۡصَاهُ اللّٰهُ فِیَّ، وَ كُلُّ عِلۡمٍ عَلِمۡتُهٗ فَقَدۡ اَحۡصَيۡتُهٗ فِیۡ عَلِیٍّ اِمَامِ الۡمُتَّقِيۡنَ، وَ مَا مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا وَ قَدۡ عَلَّمۡتُهٗ عَلِيًّا وَ هُوَ الۡاِمَامُ الۡمُبِيۡنُ.

اور ان کو ایسا امام جس کی اطاعت واجب ہے تمام مہاجرین وانصار پر اور تابعین پر اور ان کیلئے اسی میں بہتری ہے اور تمام اہل دیہات پر واہل شہر پر اور تمام عجمیوں اور عربوں پر اور ہر آزاد و غلام پر، ہر صغیر وکبیر پر اور تمام سفید وسیاہ پر اور تمام موحدین پر ان کا حکم جاری، قول جائز، امر نافذ ہے. ملعون ہے وہ جو ان کی مخالفت کرے، رحمت ہے اس پر جو ان کی اتباع کرے اور تصدیق کرے، پس یقیناً بخش دے گا اللہ اس کو جو ان کے احکام سن کر ان کی اطاعت کرے گا۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ یہ آخری قیام ہے میرا اس مقام پر پس سنو اور اطاعت اور پیروی کرو اپنے رب کے احکام کی، بتحقیق کہ اللہ تمہارا ولی اور معبود ہے، پھر اسی کے حکم سے اس کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا ولی ہے جو تم سے کھڑے ہو کر مخاطب ہے، پھر میرے بعد علیؑ تمہارے ولی اور امام ہیں تمہارے رب کے حکم سے، پھر امامت میری ذریت میں جو انہی کی اولاد سے ہو گی قیامت تک رہے گی جس دن وہ پیش ہوں گے اللہ و رسول کی بارگاہ میں. کوئی شے حلال نہیں ہے لیکن وہی جسے اللہ نے حلال کیا اور کوئی شے حرام نہیں ہے لیکن وہی جسے خدا نے حرام کیا. پہنچوا دیا مجھ کو اللہ نے ہر حلال اور حرام کو اور میں نے وہی پہنچایا جس کی تعلیم دی میرے رب نے اپنی کتاب کے ذریعہ اپنے ہر حلال و حرام کو ان کی طرف۔

اے گروہ مردم! کوئی علم ایسا نہیں ہے جس کا اللہ نے مجھ میں احصانہ کر دیا ہو اور جو علم مجھ کو ملا میں نے اس کو متقین کے امام علیؑ میں احصا کر دیا اور کوئی علم ایسا نہیں ہے جو علیؑ کو نہ دے دیا گیا ہو، وہی امام مبین ہیں۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! لَا تَضِلُّوْا عَنْهُ وَ لَا تَنْفِرُوْا مِنْهُ، وَ لَا تَسْتَنْكِفُوْا مِنْ وِّلَايَتِهٖ، فَهُوَ الَّذِیْ يَهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَ يَعْمَلُ بِهٖ، وَ يُزْهِقُ الْبَاطِلَ وَ يَنْهٰی عَنْهُ، وَ لَا تَاْخُذُهٗ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ، ثُمَّ اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، وَ الَّذِیْ فَدٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنَفْسِهٖ، وَ الَّذِیْ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَآ اَحَدَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مَعَ رَسُوْلِهٖ مِنَ الرِّجَالِ غَيْرُهٗ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! فَضِّلُوْهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ، وَ اقْبَلُوْهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللّٰهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّهٗ اِمَامٌ مِّنَ اللّٰهِ، وَ لَنْ يَّتُوْبَ اللّٰهُ عَلٰی اَحَدٍ اَنْكَرَ وِلَايَتَهٗ وَ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ، حَتْمًا عَلَی اللّٰهِ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ مِمَّنْ خَالَفَ اَمْرَهٗ فِيْهِ وَ اَنْ يُعَذِّبَهٗ عَذَابًا نُكْرًا اَبَدَ الْاٰبَادِ وَ دَهْرَ الدُّهُوْرِ، فَاحْذَرُوْا اَنْ تُخَالِفُوْهُ فَتَصْلَوْا ﴿نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ﴾.

اَيُّهَا النَّاسُ! بِیْ وَاللّٰهِ! بُشِّرَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ الْحُجَّةُ عَلٰی جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرَضِيْنَ، فَمَنْ شَكَّ فِیْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ كُفْرَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰی، وَ مَنْ شَكَّ فِیْ شَیْءٍ مِنْ قَوْلِیْ هٰذَا فَقَدْ شَكَّ فِیْ

اے گروہ مردم! نہ ان سے برگشتہ ہونا اور نہ ان سے متنفر ہونا اور نہ ان کی ولایت سے انکار کرنا کیونکہ یہ حق کی طرف ہدایت کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں اور باطل کو مٹانے والے اور اس سے روکنے والے ہیں اور یہ اللہ کے بارے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے. بتحقیق یہ کُل مخلوق سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اور انہوں نے اپنی جان سے اللہ کے رسول کی مدد کی اور یہ ہمیشہ اللہ کے رسولؐ کے ساتھ رہے اور مردوں میں ان کے علاوہ کسی نے عبادت خدا نہیں کی اللہ کے رسول کے ساتھ۔

اے گروہ مردم! ان کی فضیلت کو مانو، بتحقیق کہ اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے اور انہیں تسلیم کرو بتحقیق کہ اللہ نے ان کو معین کیا ہے۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ یہ اللہ کی طرف سے امام ہیں. ہرگز اس کی توبہ خدا قبول نہ کرے گا جو ان کی ولایت کا منکر ہوگا اور نہ کبھی اس کو بخشے گا. ضروری ہے اللہ کیلئے کہ وہ ایسا کرے اس کے ساتھ جو اس کے حکم کی مخالفت کرے اس معاملہ میں اور یہ کہ اس کو دردناک عذاب دے ہمیشہ ہمیشہ اور رہر زمانہ میں. پس بچو ان کی مخالفت سے ورنہ اس آگ میں ڈال دیئے جاؤ گے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے مہیا کی گئی ہے۔

اے لوگو! خدا کی قسم میری بشارت تمام پہلے انبیاء ومرسلینؑ نے دی ہے کہ میں ہی خاتم الانبیاء ومرسلین ہوں اور حجت ہوں تمام مخلوق پر، خواہ وہ آسمانوں کے رہنے والے ہوں یا زمینوں کے. پس جس نے شک کیا اس میں پس وہ کافر ہے مثل اگلے کفار جاہلیت کے اور جس نے میرے اس قول میں شک کیا گویا اس نے کُل میں شک کیا اور جس نے کُل میں شک کیا

الْكُلِّ مِنْهُ، وَ الشَّاكُّ فِي الْكُلِّ فَلَهُ النَّارُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! حَبَانِيَ اللهُ بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ مَنًّا مِّنْهُ عَلَيَّ وَ اِحْسَانًا مِّنْهُ اِلَيَّ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، لَهُ الْحَمْدُ مِنِّيْٓ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ، وَ دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! فَضِّلُوْا عَلِيًّا، فَاِنَّهٗٓ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدِيْ مِنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى، بِنَا اَنْزَلَ اللهُ الرِّزْقَ وَ بَقِيَ الْخَلْقُ، مَلْعُوْنٌ مَّلْعُوْنٌ مَّغْضُوْبٌ مَّغْضُوْبٌ مَّنْ رَدَّ عَلَيَّ قَوْلِيْ هٰذَا وَ لَمْ يُوَافِقْهُ، اَلَآ اِنَّ جَبْرَئِيْلَ خَبَّرَنِيْ عَنِ اللهِ تَعَالٰى بِذٰلِكَ وَيَقُوْلُ: مَنْ عَادٰى عَلِيًّا وَّ لَمْ يَتَوَلَّهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ وَ غَضَبِيْ، فَـ﴿لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾، وَ اتَّقُوا اللهَ اَنْ تُخَالِفُوْهُ ﴿فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا﴾، ﴿اِنَّ اللهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّهٗ جَنْبُ اللهِ الَّذِيْ نَزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْبِ اللهِ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! تَدَبَّرُوا الْقُرْاٰنَ وَ افْهَمُوْٓا اٰيَاتِهٖ، وَ انْظُرُوْٓا اِلٰى مُحْكَمَاتِهٖ، وَ لَا تَتَّبِعُوْا مُتَشَابِهَهٗ، فَوَاللهِ! لَنْ يُّبَيِّنَ لَكُمْ زَوَاجِرَهٗ وَ لَا يُوْضِحُ لَكُمْ تَفْسِيْرَهٗ اِلَّا الَّذِيْٓ اَنَا اٰخِذٌۢ بِيَدِهٖ وَ مُصْعِدُهٗ اِلَيَّ وَ شَآئِلٌ بِعَضُدِهٖ، وَ مُعْلِمُكُمْ اَنَّ «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَّوْلَاهُ»،

اس کیلئے جہنم ہے۔

اے گروہ مردم! عطاکی ہے یہ فضیلت اللہ نے ہم کو جس کے ہم شکر گزار اور احسان مند ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، ہماری جانب سے تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں ہمیشہ اور ہر زمانہ و ہر حال میں۔

اے گروہ مردم! علیؑ کی فضیلت کو مانو، بتحقیق کہ وہ میرے بعد افضل ہیں ہر مرد و عورت سے، ہمارے ہی سبب سے نازل ہوتا ہے رزق اور باقی ہے خلق. ملعون ہے ملعون ہے، خدا کا غضب ہے خدا کا غضب ہے اس پر جو رد کرے میرے اس قول کو چاہے موافق نہ بھی ہو. آگاہ ہو کہ بتحقیق جبرائیلؑ نے خبر دی ہے مجھ کو خدا کی طرف سے اس بات کی کہ جو عداوت رکھے علیؑ سے اور انہیں دوست نہ رکھے پس اس پر میری لعنت و غضب ہے. پس ہر نفس کو چاہیے کہ نظر رکھے کہ کل کیلئے کیا چھوڑا ہے، ڈرو اللہ سے ان کی مخالفت کرنے میں ورنہ جمنے کے بعد تمہارے قدم اکھڑ جائیں گے، بیشک اللہ باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ یہ اللہ کا پہلوئے مستقر ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے (کہ منافق کہیں گے:) ''ہائے افسوس کہ ہم نے کمی کی جنب اللہ کے بارے میں''۔

اے گروہ مردم! غور کرو قرآن میں، اس کی آیتوں کو سمجھو، اس کے محکمات میں فکر کرو اور نہ پیروی کرو آیات متشابہات کی بغیر معلوم کئے. پس خدا کی قسم! ہر گز نہ بیان کر سکے گا کوئی آیات اور نہ واضح کر سکے گا اس کی تفسیر کو سوائے اس کے جس کا میں ہاتھ پکڑے ہوں اور اٹھائے ہوں جس کا شانہ پکڑ کر. میں تم کو مطلع کرتا ہوں کہ بتحقیق کہ ''جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ مولا ہیں'' اور یہ

وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ وَ وَصِيِّيْ وَ مُوَالَاتُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْزَلَهَا عَلَيَّ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ عَلِيًّا وَ الطَّيِّبِيْنَ مِنْ وُّلْدِيْ هُمُ الثِّقْلُ الْاَصْغَرُ وَ الْقُرْاٰنُ هُوَ الثِّقْلُ الْاَكْبَرُ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مُّنْبِئٌ عَنْ صَاحِبِهٖ وَ مُوَافِقٌ لَّهٗ، لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، اُمَنَاءُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ.

اَلَا وَ قَدْ بَلَّغْتُ، اَلَا وَ قَدْ اَدَّيْتُ، اَلَا وَ قَدْ اَسْمَعْتُ، اَلَا وَ قَدْ اَوْضَحْتُ، اَلَا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ وَ اَنَا قُلْتُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، اَلَا اِنَّهٗ لَيْسَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اَخِيْ هٰذَا، وَ لَا تَحِلُّ اِمْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ.

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَضُدِهٖ فَرَفَعَهٗ، وَ كَانَ مُنْذُ اَوَّلِ مَا صَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَالَ عَلِيًّا حَتّٰى صَارَتْ رِجْلُهٗ مَعَ رُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ:

مَعَاشِرَ النَّاسِ! هٰذَا عَلِيٌّ اَخِيْ وَ وَصِيِّيْ وَ وَاعِيْ عِلْمِيْ وَ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى اُمَّتِيْ، وَ عَلِيٌّ تَفْسِيْرُ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الدَّاعِيْ اِلَيْهِ، وَ الْعَامِلُ بِمَا يَرْضَاهُ، وَ الْمُحَارِبُ لِاَعْدَآئِهٖ، وَ الْمُوَالِيْ عَلٰى طَاعَتِهٖ، وَ النَّاهِيْ عَنْ مَّعْصِيَتِهٖ، خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ،

علی ابن ابی طالبؑ میرے بھائی اور میرے وصی ہیں جن کی ولایت کے اعلان کا اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے مجھ پر حکم نازل ہوا ہے۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ علیؑ اور میری اولاد طاہرہؑ ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے. پس ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی خبر دینے والا ہے اور موافقت رکھنے والا ہے. یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں. یہی اللہ کے امین ہیں اس کی خلقت میں۔

آگاہ ہو کہ میں نے پہنچا دیا. آگاہ ہو کہ میں نے ادا کر دیا. آگاہ ہو کہ میں نے سنا دیا. آگاہ ہو کہ میں نے واضح کر دیا. آگاہ ہو کہ خدائے بزرگ و برتر نے حکم دیا اور میں نے خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے بیان کر دیا. آگاہ ہو کہ بتحقیق کہ کوئی امیر المومنین نہیں ہے سوائے میرے اس بھائی کے اور نہیں حلال ہے امارت مومنین سوائے ان کے کسی دوسرے کو۔

(پھر اپنے ہاتھ سے ان کا شانہ پکڑ کر اٹھایا اور جب ابتدا میں رسول اللہ منبر پر گئے تھے تو بھی اس قدر بلند کیا تھا کہ علیؑ کے پاؤں رسولؐ کے گھٹنے تک پہنچ گئے تھے، پھر فرمایا):

اے گروہ مردم! یہ علیؑ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا مرکز علم ہے اور میرا خلیفہ ہے میری امت پر اور علیؑ کتاب خدا کی تفسیر اور اس کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور ہر ایسا عمل کرنے والے ہیں جو اسے پسند ہے اور جنگ کرنے والے ہیں اس کے دشمن سے اور محبت رکھنے والے ہیں اس کی اطاعت سے اور روکنے والے ہیں اس کی معصیت سے، رسول خداؐ کے خلیفہ اور امیر المومنین،

وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ الْاِمَامُ الْهَادِیُ، وَ قَاتِلُ النَّاكِثِيْنَ وَ الْقَاسِطِيْنَ وَ الْمَارِقِيْنَ، بِاَمْرِ اللهِ اَقُوْلُ وَ ﴿مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ﴾، بِاَمْرِ اللهِ رَبِّیْ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ الْعَنْ مَنْ اَنْكَرَهٗ، وَ اغْضَبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَ حَقَّهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ عَلَیَّ اَنَّ الْاِمَامَةَ لِعَلِیٍّ وَّلِيِّكَ عِنْدَ تِبْيَانِیْ ذٰلِكَ وَ نَصْبِیْ اِيَّاهُ عَلَمًا بِمَا اَكْمَلْتَ لِعِبَادِكَ مِنْ دِيْنِهِمْ، وَ اَتْمَمْتَ عَلَيْهِمْ نِعْمَتَكَ، وَ رَضِيْتَ لَهُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا، فَقُلْتَ: ﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾﴾. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنِّیْ قَدْ بَلَّغْتُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّمَا اَكْمَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ دِيْنَكُمْ بِاِمَامَتِهٖ، فَمَنْ لَّمْ يَاْتَمَّ بِهٖ وَ بِمَنْ يَّقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ وُّلْدِیْ مِنْ صُلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ الْعَرْضِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَـ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَ فِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ﴾ ﴿لَا يُخَفِّفُ اللهُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! هٰذَا عَلِیٌّ اَنْصَرُكُمْ لِیْ، وَ اَحَقُّكُمْ بِیْ، وَ اَقْرَبُكُمْ اِلَیَّ، وَ اَعَزُّكُمْ عَلَیَّ، وَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَنَا عَنْهُ رَاضِيَانِ، وَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ رِضًى اِلَّا فِيْهِ، وَ مَا خَاطَبَ اللهُ

ہدایت کرنے والے امام اور قتل کرنے والے ہیں بیعت توڑنے والوں کو اور عدل سے پھرنے والوں کو اور دین سے خارج ہونے والوں کو حکم خدا سے. میں جو کچھ بھی کہتا ہوں اللہ کے حکم سے اس میں کوئی تبدیلی کئے بغیر، اب میں کہتا ہوں خداوندا! دوست رکھ اس کو جو دوست رکھے ان کو، اور دشمن رکھ اسے جو دشمن رکھے ان کو اور لعنت کر اس پر جو منکر ہو اور غضب نازل کر اس پر جو ان کے حق سے انکار کرے. خداوندا! بتحقیق کہ تو نے نازل کیا ہے مجھ پر کہ بتحقیق امامت تیرے ولی علیؑ کیلئے ہے جبکہ میں نے اسے بیان کر دیا اور جبکہ ان کی ولایت کا اعلان کر دیا تو تو نے اپنے بندوں کے دین کو کامل کر دیا اور تمام کر دیا اپنی نعمت کو اور راضی ہوا ان کے دین اسلام سے جیسا کہ تو نے کہہ دیا ہے کہ: "جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو پسند کرے گا وہ قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں گھاٹے میں رہے گا". خداوندا! بتحقیق کہ میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ بتحقیق میں نے تبلیغ کر دی۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ اللہ نے تمہارے دین کو ان کی امامت سے کامل کیا ہے. پس جو امام نہ مانے گا ان کو اور میری ان اولادوں کو جو ان کے صلب سے ان کے جانشین ہوں گے قیامت تک جو بارگاہ خدا میں پیشی کا دن ہے، پس وہی لوگ وہ ہیں جن کے اعمال سلب کر لئے جائیں گے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، نہ خدا ان کے عذاب میں تخفیف کرے گا اور نہ ان پر نظر کی جائے گی۔

اے گروہ مردم! یہ علیؑ سب سے زیادہ میرا مددگار ہے اور سب سے زیادہ میرا حقدار ہے اور سب سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اور سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے اور خدائے بزرگ و برتر اور میں ان سے راضی ہیں اور جو بھی آیت رضا نازل ہوئی ہے وہ انہی کی شان میں اور جہاں بھی

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلَّا بَدَاَ بِهٖ، وَ لَا نَزَلَتْ اٰیَةُ مَدْحٍ فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا فِیْهِ، وَ لَا شَهِدَ اللّٰهُ بِالْجَنَّةِ فِیْ ﴿هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ﴾ اِلَّا لَهٗ، وَ لَآ اَنْزَلَهَا فِیْ سِوَاهُ، وَ لَا مَدَحَ بِهَا غَیْرَهٗ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! هُوَ نَاصِرُ دِیْنِ اللّٰهِ وَ الْمُجَادِلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ هُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ الْهَادِی الْمَهْدِیُّ، نَبِیُّکُمْ خَیْرُ نَبِیٍّ، وَ وَصِیُّکُمْ خَیْرُ وَصِیٍّ، وَ بَنُوْهُ خَیْرُ الْاَوْصِیَآءِ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! ذُرِّیَّةُ کُلِّ نَبِیٍّ مِّنْ صُلْبِهٖ وَ ذُرِّیَّتِیْ مِنْ صُلْبِ عَلِیٍّ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ اِبْلِیْسَ اَخْرَجَ اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ بِالْحَسَدِ فَلَا تَحْسُدُوْهُ فَتَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ تَزِلَّ اَقْدَامُکُمْ، فَاِنَّ اٰدَمَ اُهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ بِخَطِیْئَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ هُوَ صَفْوَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَکَیْفَ بِکُمْ وَ اَنْتُمْ اَنْتُمْ، وَ مِنْکُمْ اَعْدَآءُ اللّٰهِ. اَلَا اِنَّهٗ لَا یُبْغِضُ عَلِیًّا اِلَّا شَقِیٌّ، وَ لَا یَتَوَلّٰی عَلِیًّا اِلَّا تَقِیٌّ، وَ لَا یُؤْمِنُ بِهٖ اِلَّا مُؤْمِنٌ مُّخْلِصٌ، وَ فِیْ عَلِیٍّ وَاللّٰهِ! نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْعَصْرِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾﴾ اِلٰی اٰخِرِهٖ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قَدِ اسْتَشْهَدْتُّ اللّٰهَ وَ بَلَّغْتُکُمْ رِسَالَتِیْ ﴿وَ مَا

لفظ ﴿اٰمَنُوْا﴾ سے خطاب کیا گیا ہے اس میں مقصد ایمان یہی ہیں اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیتِ مدح قرآن میں لیکن انہی کی شان میں اور نہیں بشارت دی اللہ نے جنت کی سورۂ "ہل اتی" میں مگر انہی کیلئے اور نہیں نازل کیا ہے اس کو ان کے کسی اور کے لیے اور نہیں مدح کی اس میں سوا ان کے کسی اور کی۔

اے گروہ مردم! وہ ناصر دین خدا ہے اور رسولؐ کی طرف سے جنگ کرنے والا ہے اور وہ صاحب تقویٰ پاک و پاکیزہ ہدایت یافتہ ہادی ہے، تمہارا نبی ہر نبی سے بہتر ہے اور تمہارا وصی ہر وصی سے بہتر ہے اور اس کی اولاد سب اوصیاء سے بہتر ہے۔

اے گروہ مردم! ہر نبی کی ذریت اس کے صلب سے ہوئی ہے اور میری ذریت علیؑ کی صلب سے ہوگی۔

اے گروہ مردم! یقیناً ابلیس نے نکلوایا آدمؑ کو جنت سے حسد کی وجہ سے پس تم ان سے حسد نہ کرنا ورنہ تمہارے اعمال سلب کر لئے جائیں گے اور تمہارے قدم اکھڑ جائیں گے. پس آدمؑ اتار دیئے گئے زمین پر صرف ایک ترک اولیٰ کی وجہ سے حالانکہ وہ صفی اللہ تھے پس تمہارا کیا انجام ہوگا حالانکہ تم جیسے ہو معلوم ہے کہ تمہی میں دشمنان خدا بھی ہیں آگاہ ہو کہ علیؑ سے شقی ہی عداوت رکھے گا اور متقی ہی علیؑ سے محبت رکھے گا اور نہ لائے گا ان پر ایمان کوئی سوائے مومن مخلص کے اور خدا کی قسم! سورۂ والعصر علیؑ ہی کی شان میں نازل ہوا ہے پھر حضرتؐ نے سورۂ والعصر کی تلاوت فرمائی۔

اے گروہ مردم! میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے پہنچا دیا تم تک اپنی رسالت کو اور رسولؐ

عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! ﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْ نَ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اٰمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ ﴿مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَا﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! النُّوْرُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيَّ، ثُمَّ مَسْلُوْكٌ فِيْ عَلِيٍّ، ثُمَّ فِي النَّسْلِ مِنْهُ اِلَى الْقَآئِمِ الْمَهْدِيِّ، الَّذِیْ يَاْخُذُ بِحَقِّ اللهِ وَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنَا، لِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَنَا حُجَّةً عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ وَ الْمُعَانِدِيْنَ وَ الْمُخَالِفِيْنَ وَ الْخَآئِنِيْنَ وَ الْاٰثِمِيْنَ وَ الظّٰلِمِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ الْعٰلَمِيْنَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنِّيْٓ اُنْذِرُكُمْ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِي الرُّسُلُ، اَفَاِنْ مِتُّ اَوْ قُتِلْتُ ﴿انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِی اللهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾، اَلَا وَ اِنَّ عَلِيًّا هُوَ الْمَوْصُوْفُ بِالصَّبْرِ وَ الشُّكْرِ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهٖ وُلْدِیْ مِنْ صُلْبِهٖ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! لَا تَمُنُّوْا عَلَى اللهِ تَعَالٰى اِسْلَامَكُمْ، فَيُسْخِطَ عَلَيْكُمْ وَ يُصِيْبَكُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ، اِنَّهٗ لَبِالْمِرْصَادِ.

کے ذمہ کھلی تبلیغ ہی کر دینا ہے۔

اے گروہ مردم! ”ڈرو اللہ سے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرنا مگر یہ کہ مسلمان رہ کر“۔

اے گروہ مردم! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے قبل اس کے کہ تمہارے چہرے بگاڑ دیئے جائیں اور پشت کی طرف کر دیئے جائیں۔

اے گروہ مردم! وہ نور خدا مجھ میں ہے پھر علیؑ میں ہے پھر ان کی نسل میں ہے جو قائم مہدیؑ تک رہے گا، جو لیں گے خدا کے حق کو اور ہمارے سب حقوق کو. بتحقیق خدا نے قرار دیا ہے ہم سب کو اپنی حجت خطاکاروں پر اور دشمنوں پر مخالفین پر خائنین پر گنہگاروں پر اور ظلم کرنے والوں پر تمام عالمین کے۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ بیشک میں خدا کا رسول ہوں جو تم پر بھیجا گیا ہوں جیسا کہ مجھ سے پہلے اور رسول بھیجے گئے، پس کیا اگر میں مر جاؤں یا قتل کر دیا جاؤں تو تم لوگ اپنی پچھلی حالت پر پلٹ جاؤ گے؟ اور جو اپنی پچھلی حالت پر پلٹ جائے گا وہ خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا اور عنقریب جزا دے گا اللہ شکر کرنے والوں کو. آگاہ ہو کہ بتحقیق علیؑ صبر و شکر سے متصف ہیں، پھر ان کے بعد میری اولاد جو ان کے صلب سے ہو گی۔

اے گروہ مردم! تم اپنے اسلام لانے کا احسان خدا پر نہ جتاؤ پس وہ ناراض ہو کر تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کر دے گا، یقیناً وہ بڑی تاک میں ہے۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! سَيَكُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ اللّٰهَ وَ اَنَا بَرِيْٓـئَانِ مِنْهُمْ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّهُمْ وَ اَشْيَاعَهُمْ وَ اَتْبَاعَهُمْ وَ اَنْصَارَهُمْ فِیْ الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِيْنَ، اَلَآ اِنَّهُمْ اَصْحَابُ الصَّحِيْفَةِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ فِیْ صَحِيْفَتِهٖ.

قَالَ فَذَهَبَ عَلَى النَّاسِ اِلَّا شِرْذِمَةٌ مِّنْهُمْ اَمْرُ الصَّحِيْفَةِ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنِّیْٓ اَدَعُهَا اِمَامَةً وَّ وِرَاثَةً فِیْ عَقِبِیْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَقَدْ بَلَّغْتُ مَآ اُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِهٖ حُجَّةً عَلٰى كُلِّ حَاضِرٍ وَّ غَآئِبٍ، وَ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِّمَّنْ شَهِدَ اَوْ لَمْ يَشْهَدْ، وُلِدَ اَوْ لَمْ يُوْلَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُ الْغَآئِبَ، وَ الْوَالِدُ الْوَلَدَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَ سَيَجْعَلُوْنَهَا مُلْكًا اغْتِصَابًا، اَلَا لَعَنَ اللّٰهُ الْغَاصِبِيْنَ وَ الْمُغْتَصِبِيْنَ وَ عِنْدَهَا ﴿سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَكُنْ يَّذَرُكُمْ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ، وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ.

اے گروہ مردم! عنقریب میرے بعد کچھ ایسے بھی رہنما بن جائیں گے جو لوگوں کو دوزخ کی طرف دعوت دیں گے اور قیامت میں کوئی مدد نہ کرسکیں گے۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ اللہ اور ہم ایسے لوگوں سے بیزار ہیں۔

اے گروہ مردم! بتحقیق یہ باطل رہنما اور ان کا گروہ اور ان کے پیرو اور ان کے مدد گار جہنم کے آخری طبقہ میں ہوں گے جو مستکبرین کیلئے بہت بری جگہ ہے. آگاہ ہو کہ یہ لوگ صاحبِ نوشتہ ہیں، پس چاہیے کہ ہر ایک اپنے نوشتہ پر نظر کرے۔

(امامؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ صرف چند لوگوں کے علاوہ اس صحیفہ کا معاملہ سب پر مشتبہ رہا)۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ میں ولایت کو بحیثیت امامت و وراثت اپنی اولاد میں قیامت تک کیلئے چھوڑ رہا ہوں اور یقیناً جس کے پہنچانے کا مجھ کو حکم دیا گیا تھا اس کو میں نے پہنچا دیا، جو حجت ہے ہر حاضر و غائب کیلئے اور ہر اس شخص پر جو موجود ہے یا موجود نہیں ہے اور جو پیدا ہو چکے یا ابھی پیدا نہیں ہوئے. پس چاہیے ہر حاضر غائب کو اور ہر باپ بیٹے کو پیغام پہنچاتا رہے قیامت تک اور عنقریب یہ (امامت) مِلک قرار دی جائے گی اور غصب کی جائے گی. آگاہ ہو کہ لعنت خدا ہے غاصبین اور ظالمین پر اور اس وقت اے گروہ مردم جن و انس! ہم تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے اور برسائے جائیں گے تم پر آگ کے شعلے اور پگھلے ہوئے تانبے اور تم دونوں کی کوئی مدد نہ کی جائے گی ۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ اللہ عزوجل تم کو تمہاری حالت پر نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ خبیث کو طیب سے الگ کر دے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ تمہیں غیب سے باخبر کر دے۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّهٗ مَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ اللّٰهُ مُهْلِكُهَا بِتَكْذِيْبِهَا، وَ كَذٰلِكَ يُهْلِكُ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ، كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَ هٰذَا عَلِيٌّ اِمَامُكُمْ وَ وَلِيُّكُمْ، وَ هُوَ مَوَاعِيْدُ اللّٰهِ، وَ اللّٰهُ يُصَدِّقُ مَا وَعَدَهٗ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قَدْ ضَلَّ قَبْلَكُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ، وَ اللّٰهُ اَهْلَكَ الْاَوَّلِيْنَ، وَ هُوَ مُهْلِكُ الْاٰخِرِيْنَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَنِيْ وَ نَهَانِيْ، وَ قَدْ اَمَرْتُ عَلِيًّا وَ نَهَيْتُهٗ، فَعَلِمَ الْاَمْرَ وَ النَّهْيَ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَ جَلَّ، فَاسْمَعُوْا لِاَمْرِهٖ تَسْلَمُوْا، وَ اَطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا، وَ انْتَهُوْا لِنَهْيِهٖ تَرْشُدُوْا وَ صِيْرُوْا اِلٰى مُرَادِهٖ، وَ لَا تَتَفَرَّقَ بِكُمُ السُّبُلُ عَنْ سَبِيْلِهٖ، اَنَا صِرَاطُ اللّٰهِ الْمُسْتَقِيْمُ الَّذِيْٓ اَمَرَكُمْ بِاتِّبَاعِهٖ، ثُمَّ عَلِيٌّ مِّنْۢ بَعْدِيْ، ثُمَّ وُلْدِيْ مِنْ صُلْبِهٖ اَئِمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ.

ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ---﴾ اِلٰى اٰخِرِهَا، وَ قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ وَ فِيْهِمْ نَزَلَتْ، وَ لَهُمْ عَمَّتْ وَ اِيَّاهُمْ خَصَّتْ، اُولٰٓئِكَ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ، ﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾.

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ.

اَلَآ اِنَّ اَعْدَآءَ عَلِيٍّ هُمْ اَهْلُ الشِّقَاقِ وَ هُمُ الْعَادُوْنَ وَ اِخْوَانُ

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ اس نے کسی قریہ کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے جھٹلانے پر اور وہ اسی طرح قریوں کو ہلاک کرتا ہے جبکہ وہ ظلم کرتے ہیں جیسا کہ خدا نے ذکر کیا ہے اور یہ علیؑ تمہارے امام اور ولی ہیں اور یہ اللہ کے وعدوں میں سے ہیں اور اللہ نے پورا کر دیا اس وعدہ کو جو ان سے کیا تھا۔

اے گروہ مردم! تم سے قبل بھی اکثر پہلے والے گمراہ ہو چکے ہیں. خدا کی قسم اسی نے اولین کو ہلاک کر دیا اور بعد والوں کو بھی ہلاک کرے گا۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ اللہ نے مجھے تمام امر و نہی سے مطلع کیا اور میں نے علیؑ سے تمام امر و نہی کو بیان کر دیا. پس وہ اپنے رب کے تمام امر و نہی سے آگاہ ہیں. پس سنو ان کے حکم کو اور تسلیم کرو اور ان کی اطاعت کرو تا کہ ہدایت پاؤ اور رک جاؤ ان کے منع کرنے پر تا کہ راہ حق پاؤ اور ہو جاؤ جیسا وہ چاہیں اور نہ ان کے رستہ سے تمہارا راستہ الگ ہو. میں وہ صراط مستقیم ہوں جس کی پیروی کا تم کو حکم دیا گیا ہے، پھر میرے بعد علیؑ ہیں، پھر میری وہ اولاد جو ان کے صلب سے ہو گی. وہ ایسے امام ہیں جو حق کی ہدایت کریں گے عدل کے ساتھ۔

(پھر آنحضرتؐ نے سورۂ الحمد کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ): یہ سورہ میرے اور علیؑ اور آئمہ کی شان میں نازل ہوا ہے جو عموماً و خصوصاً انہی سے متعلق ہے یہی لوگ اولیاء اللہ ہیں جنہیں نہ کوئی خوف نہ حزن و ملال ہے۔

آگاہ ہو کہ خدا کا گروہ سب پر غالب ہے۔

آگاہ ہو کہ ان کے دشمن ہی اہل شقاوت اور اہل عداوت اور شیطان کے بھائی ہیں جو ایک

الشَّيٰطِيْنِ ﴿اَلَّذِيْنَ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا.

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا، اَلَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَهُمُ الَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴿٨٢﴾﴾.

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَهُمُ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اٰمِنِيْنَ وَ تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِالتَّسْلِيْمِ اَنْ طِبْتُمْ ﴿فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ﴾.

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ --- بِغَيْرِ حِسَابٍ﴿٤٠﴾﴾.

اَلَآ اِنَّ اَعْدَآئَهُمُ الَّذِيْنَ يَصْلَوْنَ سَعِيْرًا.

اَلَآ اِنَّ اَعْدَآئَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ لِجَهَنَّمَ شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ وَ لَهَا زَفِيْرٌ، ﴿كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا﴾ الْاٰيَةَ.

اَلَآ اِنَّ اَعْدَآءَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ﴿٨﴾﴾ الْاٰيَةَ.

دوسرے کی طرف مکاری اور بناوٹی الفاظ میں وحی کرتے ہیں۔

آگاہ ہو کہ ان کے دوست حقیقی مومن ہیں جن کا تذکرہ اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: "کوئی ایسی قوم نہیں پاؤ گے کہ جو ایمان رکھتے ہوں اللہ پر اور قیامت پر اور وہ محبت رکھیں ان لوگوں سے جو برسرِ پیکار ہوں خدا اور اس کے رسول سے" الخ

آگاہ ہو کہ ان کے دوست وہی ہیں جن کا وصف خدا نے بیان کیا ہے پس ارشاد باری ہے کہ "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملتبس نہیں کیا انہی کیلئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں"۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق کہ ان کے دوست وہ ہیں جو اطمینان سے داخل جنت ہوں گے اور ملائکہ ان سے تسلیم کے ساتھ ملیں گے اور کہیں گے کہ تم پاک ہو گئے، پس جنت میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق ان کے دوست وہ ہیں جن کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ "وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے"۔

آگاہ ہو کہ ان کے دشمن وہ ہیں جو آگ میں تپائے جائیں گے۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق ان کے دشمن وہ ہیں جو جہنم کا شور سنیں گے اور وہ بھڑک رہا ہو گا اور اس کے شعلے بلند ہوں گے اور جب کوئی گروہ داخل ہو گا اس میں تو وہ اپنے ساتھیوں پر لعنت کرے گا الخ۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق ان کے دشمن وہ ہیں جن کے متعلق خدائے عزوجل نے فرمایا ہے کہ "جب جہنم میں ان کا گروہ ڈالا جائے گا تو داروغۂ دوزخ ان سے پوچھے گا کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟" الخ۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَهُمُ ﴿الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! شَتَّانَ مَا بَيْنَ السَّعِيْرِ وَ الْجَنَّةِ عَدُوُّنَا مَنْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَ لَعَنَهُ وَ وَلِيُّنَا مَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهِ وَمَدَحَهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اَلَا وَاِنِّيْ مُنْذِرٌ وَعَلِيٌّ هَادٍ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنِّيْ نَبِيٌّ وَّ عَلِيٌّ وَصِيِّيْ.

اَلَا اِنَّ خَاتَمَ الْاَئِمَّةِ مِنَّا الْقَآئِمُ الْمَهْدِيُّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اَلَآ اِنَّهُ الظَّاهِرُ عَلَى الدِّيْنِ.

اَلَآ اِنَّهُ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

اَلَآ اِنَّهُ فَاتِحُ الْحُصُوْنِ وَهَادِمُهَا.

اَلَآ اِنَّهُ قَاتِلُ كُلِّ قَبِيلَةٍ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ.

اَلَآ اِنَّهُ مُدْرِكُ كُلِّ ثَارٍ لِّاَوْلِيَآءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

اَلَآ اِنَّهُ نَاصِرُ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

اَلَآ اِنَّهُ الْغَرَّافُ مِنْ بَحْرٍ عَمِيْقٍ.

اَلَآ اِنَّهُ يَسِمُ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ بِفَضْلِهٖ، وَ كُلَّ ذِىْ جَهْلٍ بِجَهْلِهٖ.

آگاہ ہو کہ بتحقیق ان کے دوست وہ ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں باوجود اس کی غیبت کے، انہی کیلئے بخشش اور اجر کثیر ہے۔

اے گروہِ مردم! کتنا فرق ہے دوزخ و جنت کے درمیان، .ہمارے دشمن وہ ہیں جن کی مذمت اور جن پر لعنت خدا نے کی ہے اور ہمارے دوست وہ ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے اور ان کی مدح کی ہے۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ میں ڈرانے والا اور علیؑ ہدایت کرنے والے ہیں۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ میں نبی ہوں اور علیؑ میرے وصی ہیں۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق ہم میں سے آخری امام مہدیؑ قائم ہوں گے صلوات خدا ہو ان پر۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق کہ وہ دین کے پشت پناہ ہیں۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق وہ ظالمین سے انتقام لیں گے۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق کہ وہ قلعوں کو فتح اور منہدم کریں گے۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق وہ مشرکوں کے ہر قبیلہ کو قتل کریں گے۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق وہ اولیاء خدا کے خون کا بدلہ لینے والے ہیں۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق وہ ناصر دین خدا ہیں۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق وہ (علم خدا سے) چلو پر چلو بھرنے والے ہیں۔

آگاہ ہو کہ بتحقیق وہ مہر ثبت کریں گے ہر صاحب فضیلت کی فضیلت پر اور ہر صاحب جہل کے جہل پر۔

اَلَا اِنَّهٗ خِيَرَةُ اللهِ و مُخْتَارُهٗ.

اَلَا اِنَّهٗ وَارِثُ كُلِّ عِلْمٍ وَّ الْمُحِيْطُ بِهٖ.

اَلَا اِنَّهُ الْمُخْبِرُ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُنَبِّهُ بِاَمْرِ اِيْمَانِهٖ.

اَلَا اِنَّهُ الرَّشِيْدُ السَّدِيْدُ.

اَلَا اِنَّهُ الْمُفَوَّضُ اِلَيْهِ.

اَلَا اِنَّهٗ قَدْ بُشِّرَ بِهٖ مَنْ سَلَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

اَلَا اِنَّهُ الْبَاقِيْ حُجَّةً وَّ لَا حُجَّةَ بَعْدَهٗ، وَ لَا حَقَّ اِلَّا مَعَهٗ، وَ لَا نُوْرَ اِلَّا عِنْدَهٗ.

اَلَا اِنَّهٗ لَا غَالِبَ لَهٗ، وَ لَا مَنْصُوْرَ عَلَيْهِ.

اَلَا اِنَّهٗ وَلِيُّ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ، وَ حَكَمُهٗ فِيْ خَلْقِهٖ، وَ اَمِيْنُهٗ فِيْ سِرِّهٖ وَ عَلَا نِيَتِهٖ .

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ وَ اَفْهَمْتُكُمْ، وَ هٰذَا عَلِيٌّ يُّفْهِمُكُمْ بَعْدِيْ.

اَلَا وَ اِنَّ عِنْدَ انْقِضَآءِ خُطْبَتِيْ اَدْعُوْكُمْ اِلٰى مُصَافَقَتِيْ عَلٰى بَيْعَتِهٖ وَ الْاِقْرَارِ بِهٖ، ثُمَّ مُصَافَقَتِهٖ مِنْ بَعْدِيْ.

اَلَا وَ اِنِّيْ قَدْ بَايَعْتُ اللهَ وَ عَلِيٌّ قَدْ بَايَعَنِيْ، وَ اَنَا اٰخِذُكُمْ بِالْبَيْعَةِ لَهٗ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، ﴿فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ﴾ اَلْاٰيَةَ.

آ گاہ ہو کہ بتحقیق وہ خدا کے بہترین اور پسندیدہ ہیں۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق وہ کل علم کے وارث اور اس پر محیط ہیں۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق وہ مخبر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور متنبہ کرنے والے احکام ایمان سے۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق وہ سچے رہنما ہیں۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق جملہ امور انہی کے سپرد ہیں۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق ان کی بشارت دیتا رہا ہر گزرنے والا اپنے زمانہ میں۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق وہی حجت باقیہ ہیں اور ان کے بعد کوئی حجت نہیں ہے اور حق انہی کے ساتھ ہے اور نور انہی کے پاس ہے۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق کوئی ان پر غلبہ اور فتح نہ پائے گا۔

آ گاہ ہو کہ بتحقیق کہ وہ ولی خدا ہیں اس کی زمین پر اور حکم ہیں اس کی مخلوق میں اور امین ہیں اس کے ہر باطن وظاہر پر۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ میں نے تم سے بیان کر دیا اور تم کو سمجھا دیا اور پھر میرے بعد یہ علیؑ تم کو سمجھائیں گے۔

آ گاہ ہو کہ میں اپنے خطبہ کے تمام ہونے پر تم کو بلاؤں گا اپنے ہاتھ پر علیؑ کی بیعت لینے اور ان کا اقرار کرانے کیلئے، پھر میرے بعد علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کیلئے۔

آ گاہ ہو کہ میں نے خدا کی بیعت لی ہے اور علیؑ نے میری اور میں تم سے علیؑ کی بیعت لے رہا ہوں حکم خدا سے اور جس نے بیعت توڑ دی وہ خود اپنے نفس پر ظلم توڑے گا الخ۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ الْحَجَّ وَ الصَّفا وَ الْمَرْوَةَ وَ الْعُمْرَةَ ﴿مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ﴾ الْاٰيَةَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! حِجُّوا الْبَيْتَ فَمَا وَرَدَهٗ اَهْلُ بَيْتٍ اِلَّا اسْتَغْنَوْا وَ لَا تَخَلَّفُوْا عَنْهُ اِلَّا افْتَقَرُوْا.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا وَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ اِلٰى وَقْتِهٖ ذٰلِكَ، فَاِذَا انْقَضَتْ حَجَّتُهٗ اسْتَاْنَفَ عَمَلَهٗ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اَلْحُجَّاجُ مُعَانُوْنَ وَ نَفَقَاتُهُمْ مُخَلَّفَةٌ، وَ اللّٰهُ لَا يُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! حِجُّوا الْبَيْتَ بِكَمَالِ الدِّيْنِ وَ التَّفَقُّهِ، وَ لَا تَنْصَرِفُوْا عَنِ الْمَشَاهِدِ اِلَّا بِتَوْبَةٍ وَّ اِقْلَاعٍ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ، لَئِنْ طَالَ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَقَصَّرْتُمْ اَوْ نَسِيْتُمْ فَعَلِيٌّ وَّلِيُّكُمْ وَ مُبَيِّنٌ لَّكُمُ الَّذِيْ نَصَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَعْدِيْ، وَ مَنْ خَلَفَهُ اللّٰهُ مِنِّيْ وَ مِنْهُ، يُخْبِرُكُمْ بِمَا تَسْئَلُوْنَ عَنْهُ، وَ يُبَيِّنُ لَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

اَلَآ اِنَّ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ اُحْصِيَهُمَا وَ اُعَرِّفَهُمَا، فَاٰمُرُ بِالْحَلَالِ وَ اَنْهٰى عَنِ الْحَرَامِ فِيْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ، فَاُمِرْتُ اَنْ اٰخُذَ

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ حج وصفا ومروہ اور عمرہ یہ سب خدا کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو شخص حج کرے یا عمرہ سے بدل دے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے الخ۔

اے گروہ مردم! بیت اللہ کا حج کرو. پس کوئی گھرانا ایسا نہیں ہے جو وہاں جائے اور غنی نہ ہو جائے اور کوئی گھرانا ایسا نہیں ہے کہ مخالفت کرے اور محتاج نہ ہو جائے۔

اے گروہ مردم! موقف پر جو مومن قیام کرے گا خداوند عالم اس کے اگلے پچھلے اس وقت تک کے گناہ معاف کر دے گا. جب حج تمام ہو جائے گا تو از سر نو عملی زندگی شروع ہو گی۔

اے گروہ مردم! حجاج مدد یافتہ ہیں، ان کا زاد راہ خدا کے پاس محفوظ ہے اور اللہ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

اے گروہ مردم! بیت اللہ کا حج کرو دین کامل اور مذہبی معلومات کے ساتھ اور نہ واپس ہو مشاہد مقدسہ سے مگر توبہ اور گناہوں کا سد باب کر کے۔

اے گروہ مردم! نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو جیسا کہ تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے اور اگر طول مدت کے باعث تقصیر عمل ہو یا بھول چوک ہو جائے تو علیؑ تمہارے ولی موجود ہیں وہ تم سے بیان کریں گے جن کو اللہ نے اس منصب پر فائز کیا ہے اور ان کے بعد میری اولاد جو ان کے صلب سے ہو گی وہ تمہیں بتاتے رہیں گے جو تم ان سے سوال کرو گے. وہ اسے بیان کریں گے جو تم نہیں جانتے ہو۔

آگاہ ہو کہ حلال و حرام اس قدر ہیں کہ میں اس وقت نہ ان کا احاطہ کر سکتا ہوں اور نہ پہنچوا سکتا ہوں کہ حکم دوں حلال کا یا منع کروں حرام سے اس تنگ وقت میں. پس میں مامور کیا گیا ہوں کہ

الْبَيْعَةَ عَلَيْكُمْ وَ الصَّفْقَةَ لَكُمْ بِقُبُوْلِ مَا جِئْتُ بِهٖ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ، الَّذِيْنَ هُمْ مِنِّيْ وَ مِنْهُ، اَئِمَّةٌ قَآئِمَةٌ، وَ مِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! وَ كُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُكُمْ عَلَيْهِ، وَ كُلُّ حَرَامٍ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، فَاِنِّيْ لَمْ اَرْجِعْ عَنْ ذٰلِكَ وَ لَمْ اُبَدِّلْ، اَلَا فَاذْكُرُوْا ذٰلِكَ وَ احْفَظُوْهُ وَ تَوَاصَوْا بِهٖ، وَ لَا تُبَدِّلُوْهُ وَ لَا تُغَيِّرُوْهُ.

اَلَا وَ اِنِّيْۤ اُجَدِّدُ الْقَوْلَ: اَلَا فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ.

اَلَا وَ اِنَّ رَاْسَ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ تَنْتَهُوْا اِلٰى قَوْلِيْ وَ تُبَلِّغُوْهُ مَنْ لَّمْ يَحْضُرْهُ، وَ تَاْمُرُوْهُ بِقَبُوْلِهٖ، وَ تَنْهَوْهُ عَنْ مُّخَالَفَتِهٖ، فَاِنَّهٗ اَمْرٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنِّيْ، وَ لَآ اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ وَّ لَا نَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ اِلَّا مَعَ اِمَامٍ مَّعْصُوْمٍ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! الْقُرْاٰنُ يُعَرِّفُكُمْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ بَعْدِهٖ وُلْدُهٗ، وَ عَرَّفْتُكُمْ اَنَّهُمْ مِّنِّيْ وَ مِنْهُ، حَيْثُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿وَ جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ﴾، وَ قُلْتُ: لَنْ تَضِلُّوْا مَآ اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! التَّقْوٰى التَّقْوٰى، احْذَرُوا السَّاعَةَ! كَمَا قَالَ

اس وقت تم سے بیعت لوں اور تم اسے قبول کرو جو تمہارے لئے میں خدا کی طرف سے لایا ہوں علیؑ امیر المومنین اور ان کے بعد ان آئمہؑ کے بارے میں جو مجھ سے اور ان سے ہوں گے، جو سب امام قائم ہیں، انہی میں امام مہدیؑ ہوں گے قیامت تک کیلئے جو فیصلہ کریں گے حق کے ساتھ۔

اے گروہ مردم! ہر وہ حلال جو تم کو بتا دیا گیا ہے اور ہر وہ حرام جس سے تم کو منع کر دیا ہے میں نہ اس سے پلٹا اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کی ہے پس اسے یاد رکھو اور اسے محفوظ رکھو اور ایک دوسرے سے وصیت کرتے رہو اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کرنا۔

اور میں پھر اسے دہراتا ہوں کہ: دیکھو نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہو۔

آگاہ ہو کہ اصل امر بالمعروف یہ ہے کہ تم میرے قول کی گہرائی کو سمجھو اور جو یہاں موجود نہیں ہیں ان تک اس کو پہنچاؤ اور اسے قبول کرنے کیلئے کہو اور اس کی مخالفت سے انہیں روکو. اس لئے کہ یہ حکم اللہ عزوجل اور میری طرف سے ہے اور کوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں ہے مگر یہ کہ امام معصومؑ کے متعلق (یعنی امام کو پہچنوایا جائے اور ان کی مخالفت سے روکا جائے)۔

اے گروہ مردم! قرآن نے تم کو پہچنوادیا ہے کہ آئمہ علیؑ کے بعد انہی کی اولاد سے ہوں گے اور میں نے بھی پہچنوادیا کہ آئمہؑ مجھ سے اور ان سے ہی ہوں گے، جیسا کہ خدا فرماتا ہے: "اور قرار دیا ہے ان کو کلمہ باقیہ انہی کی نسل میں" اور میں نے بتادیا کہ تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے جب تک ان (آل و قرآن) سے متمسک رہو گے۔

اے گروہ مردم! پرہیز گار بنو، ڈرو قیامت سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ: "بتحقیق زلزلہ

اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ①﴾، اُذْکُرُوا الْمَمَاتَ وَ الْحِسَابَ وَ الْمَوَازِیْنَ وَ الْمُحَاسَبَةَ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الثَّوَابَ وَ الْعِقَابَ، فَمَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ اُثِیْبَ، وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَیْسَ لَهٗ فِی الْجِنَانِ نَصِیْبٌ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّکُمْ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُصَافِقُوْنِیْ بِکَفٍّ وَّاحِدَةٍ، وَ قَدْ اَمَرَنِیَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ اٰخُذَ مِنْ اَلْسِنَتِکُمُ الْاِقْرَارَ بِمَا عَقَدْتُّ لِعَلِیٍّ مِّنْ اِمْرَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَنْ جَآءَ بَعْدَهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنِّیْ وَ مِنْهُ عَلٰی مَآ اَعْلَمْتُکُمْ اَنَّ ذُرِّیَّتِیْ مِنْ صُلْبِهٖ، فَقُوْلُوْا بِاَجْمَعِکُمْ:

اِنَّا سَامِعُوْنَ مُطِیْعُوْنَ رَاضُوْنَ مُنْقَادُوْنَ لِمَا بَلَّغْتَ عَنْ رَّبِّنَا وَ رَبِّكَ فِیْۤ اَمْرِ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ اَمْرِ وُلْدِهٖ مِنْ صُلْبِهٖ مِنَ الْاَئِمَّةِ، نُبَایِعُكَ عَلٰی ذٰلِكَ بِقُلُوْبِنَا وَ اَنْفُسِنَا وَ اَلْسِنَتِنَا وَ اَیْدِیْنَا عَلٰی ذٰلِكَ، نَحْیٰی وَ نَمُوْتُ وَ نُبْعَثُ، وَ لَا نُغَیِّرُ وَ لَا نُبَدِّلُ وَ لَا نَشُكُّ وَ لَا نَرْتَابُ وَ لَا نَرْجِعُ عَنْ عَهْدٍ، وَ لَا نَنْقُضُ الْمِیْثَاقَ.

وَ نُطِیْعُ اللّٰهَ وَ نُطِیْعُكَ وَ عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ وُلْدَهُ الْاَئِمَّةَ، الَّذِیْنَ ذَکَرْتَهُمْ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ مِنْ صُلْبِهٖ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ، الَّذِیْنَ قَدْ عَرَّفْتُکُمْ مَکَانَهُمَا مِنِّیْ، وَ مَحَلَّهُمَا عِنْدِیْ، وَ مَنْزِلَتَهُمَا مِنْ رَّبِّیْ عَزَّ وَ جَلَّ، فَقَدْ اَدَّیْتُ ذٰلِكَ اِلَیْکُمْ، وَ اِنَّهُمَا

قیامت بہت عظیم ہے"۔ یادرکھو موت کو، حساب کو، میزان کو اور حساب دینے کو بارگاہ رب العالمین میں اور ثواب کو، عذاب کو۔ پس جو حسنہ لائے گا ثواب پائے گا اور جو برائی لائے گا تو جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

اے گروہ مردم! چونکہ تم لوگ کثیر تعداد میں ہو اور میرے ایک ہاتھ پر سب کا بیعت کرنا مشکل ہے تو خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے زبانی اقرار بھی لے سکتا ہوں علیؑ کے امیر المومنین ہونے کے متعلق اور ان کیلئے جو علیؑ کے بعد آنے والے ہیں وہ آئمہ جو مجھ سے اور ان سے ہوں گے جیسا کہ میں نے تم کو بتادیا ہے میری ذریت ان کے صلب سے ہوگی پس تم سب مل کر کہو کہ:

بتحقیق ہم نے سنا اور اطاعت کی اور راضی ہیں و فرمانبردار ہیں اس پر جو آپؐ نے پہنچایا ہمارے اور اپنے رب کی طرف سے علی صلوات اللہ علیہ اور ان کی اولاد کے بارے میں جو ان کے صلب سے آئمہ ہوں گے، آپ کی بیعت کرتے ہیں دل و جان سے، اپنی زبان، اپنے ہاتھ سے اس بارے میں اور اسی پر ہماری موت و حیات و حشر و نشر ہے۔ نہ ہم اس میں کوئی تغیر و تبدل کریں گے اور نہ شک و شبہ اور نہ اس عہد سے پلٹیں گے اور نہ عہد شکنی کریں گے۔

اور ہم مطیع ہیں اللہ کے اور آپؐ کے، علی امیر المومنین علیہ السلام کے اور ان کی اولاد کے جو امام ہوں گے، جن کا تذکرہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ وہ آپؐ کی ذریت ہیں جو علیؑ کی صلب سے ہوں گے بعد حسنؑ و حسینؑ کے کہ جن کو میں پہچنوا چکا ہوں ان کی اس نسبت کو جو ان کو مجھ سے ہے اور اس درجہ کو جو میرے نزدیک ہے اور اس منزلت کو جو میرے رب کے نزدیک ہے اور یہ بھی تم کو بتا

سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ اِنَّهُمَا الْاِمَامَانُ بَعْدَ اَبِيْهِمَا عَلِيٍّ وَّ
اَنَا اَبُوْهُمَا قَبْلَهٗ.

وَ قُوْلُوْا: اَطَعْنَا اللّٰهَ بِذٰلِكَ وَ اِيَّاكَ وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ
وَ الْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتَ، عَهْدًا وَّ مِيْثَاقًا مَّاْخُوْذًا لِّاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ،
مِنْ قُلُوْبِنَا وَ اَنْفُسِنَا وَ اَلْسِنَتِنَا، وَ مُصَافَقَةِ اَيْدِيْنَا، مَنْ اَدْرَكَهُمَا
بِيَدِهٖ، وَ اَقَرَّ بِهِمَا بِلِسَانِهٖ، لَا نَبْتَغِىْ بِذٰلِكَ بَدَلًا، وَ لَا نَرٰى مِنْ
اَنْفُسِنَا عَنْهُ حِوَلًا اَبَدًا، اَشْهَدْنَا اللّٰهَ ﴿وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ وَ اَنْتَ
عَلَيْنَا بِهٖ شَهِيْدٌ، وَ كُلُّ مَنْ اَطَاعَ مِمَّنْ ظَهَرَ وَ اسْتَتَرَ، وَ مَلٰٓئِكَةُ اللّٰهِ وَ
جُنُوْدُهٗ وَ عَبِيْدُهٗ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَهِيْدٍ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا تَقُوْلُوْنَ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَ خَافِيَةَ
كُلِّ نَفْسٍ، ﴿فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ، وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا﴾
وَ مَنْ بَايَعَ فَاِنَّمَا يُبَايِعُ اللّٰهَ ﴿يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! فَاتَّقُوا اللّٰهَ و بَايِعُوْا عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن وَ
الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْاَئِمَّةَ كَلِمَةً بَاقِيَةً، يُهْلِكُ اللّٰهُ مَنْ غَدَرَ، وَ
يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ وَّفٰى، وَ مَنْ ﴿نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ﴾ الْاٰيَةَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قُوْلُوا الَّذِىْ قُلْتُ لَكُمْ، وَ سَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ بِاِمْرَةِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ،وَ قُوْلُوْا: ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا، غُفْرَانَكَ، رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ

چکاہوں کہ یہ دونوں سردار ہیں جوانان اہل جنت کے اور یہ دونوں امام ہیں اپنے باپ علیؑ کے بعد اور میں ان دونوں کا باپ ہوں علیؑ سے پہلے۔

اور تم سب مل کر کہو کہ: ہم نے اس بارے میں اللہ کی اور آپؐ کی اور علیؑ کی اور حسنؑ وحسینؑ کی اور ان آئمہ کی جن کا آپؐ نے ذکر کیا اور عہد و میثاق لیا ہے عہد امیر المومنینؑ کے سلسلہ میں اطاعت کرتے ہیں اپنے دلوں سے، اپنے نفسوں سے اور اپنی زبانوں سے، ہم میں سے جو ان کا زمانہ پائے گا وہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گا ورنہ زبان سے اقرار کرے گا، نہ ہم اس میں کوئی تبدیلی کریں گے اور نہ ان سے پھریں گے. ہم خدا کو گواہ کرتے ہیں اور وہی گواہی کیلئے کافی ہے اور آپؐ بھی ہم پر گواہ ہیں اور ہر وہ گواہ ہے جو اس حکم کی اطاعت کرے، وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور اللہ کے ملائکہ گواہ ہیں اور اس کا لشکر اور اس کے تمام بندے اور اللہ تو سب سے بڑا گواہ ہے۔

اے گروہ مردم! پس کیا کہتے ہو تم لوگ؟ بتحقیق کہ اللہ ہر آواز کا سننے والا اور ہر دل کی چھپی ہوئی بات کا جاننے والا ہے. "پس جو ہدایت حاصل کرے گا اپنے لئے اور جو گمراہ ہو گا اپنے لئے" اور جو بیعت کرے گا گویا اس نے خدا سے بیعت کی اور خدا کا ہاتھ تمام ہاتھوں سے بلند ہے۔

اے گروہ مردم! اللہ سے ڈرو اور بیعت کرو علیؑ امیر المومنین کی اور حسنؑ اور حسینؑ کی اور ان آئمہ کی جو کلمہ باقیہ ہیں ہلاک کرے گا اللہ اس کو جو بھی بے وفائی کرے گا اور رحم کرے گا اللہ اس پر جو بھی عہد کو پورا کرے گا اور جس نے عہد شکنی کی پس اس نے اپنے ہی نفس کو نقصان پہنچایا الخ۔

اے گروہ مردم! کہو جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے اور سلام کرو علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر اور کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے پالنے والے مغفرت تیرے ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی

الْمَصِيْرُ﴾ وَ قُوْلُوْا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ فَضَآئِلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ اَنْزَلَهَا عَلَيَّ فِي الْقُرْاٰنِ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ اُحْصِيَهَا فِيْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ، فَمَنْ اَنْبَاَكُمْ بِهَا وَ عَرَّفَهَا فَصَدِّقُوْهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ عَلِيًّا وَّ الْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُهُمْ ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! السَّابِقُوْنَ اِلٰى مُبَايَعَتِهٖ وَ مُوَالَاتِهٖ وَ التَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قُوْلُوْا مَا يَرْضَى اللّٰهُ بِهٖ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ، فَاِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا،

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ، وَ اغْضَبْ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَ الْكَافِرَاتِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

☆☆☆☆☆

طرف باز گشت ہے اور کہو کہ: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اس بارے میں ہماری ہدایت کی اور ہم ہرگز ہدایت یافتہ نہ ہوتے اگر اللہ ہماری ہدایت نہ کرتا۔

اے گروہ مردم! بتحقیق کہ علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل اللہ عزوجل کے نزدیک بہت ہیں جن کو اس نے بذریعہ قرآن مجید نازل کیا ہے وہ اس کثرت سے ہیں کہ میں اس مقام پر اس وقت ان سب کا احصا نہیں کرسکتا پس جو بھی تم کو فضائل علیؑ کی خبر دے اور ان کو پہچنوائے اس کی تصدیق کرو۔

اے گروہ مردم! جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اور علیؑ کی اور ان آئمہ کی جن کا میں نے ذکر کیا ہے تو وہ زبردست کامیابی حاصل کرے گا۔

اے گروہ مردم! سبقت کرو ان کی بیعت کرنے میں اور ان کی محبت میں اور ان کو ''امیر المومنین'' کہہ کر سلام کرنے میں، کیونکہ جو سبقت کریں گے وہی کامیاب ہوں گے اور مقرب ہوں گے نعمتوں والی جنت میں ۔

اے گروہ مردم! ایسی بات کہو جو خوشنودیٔ خدا کا سبب بنے. پس اگر تم نے یا تمام روئے زمین کے رہنے والوں نے انکار کیا تو خدا کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے ۔

خداوندا! بخش دے تمام مومنین و مومنات کو اور غضب نازل فرما تمام کافرین اور کافرات پر، تمام تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو پالنے والا ہے تمام عالمین کا۔

☆☆☆☆☆

جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خطبہ سے فارغ ہوئے تو تمام حاضرین نے بیک زبان ہو کر بآواز بلند کہا کہ: اے خدا کے رسولؐ! ہم نے حکم خدا و رسولؐ کو سنا اور دل و جان سے اس کے مطیع ہیں۔ اُمت کے اس متفقہ اظہار عقیدت و اطاعت کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کیلئے ایک خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ جب امیر المومنین علیہ السلام اس خیمہ میں رونق افروز ہوئے تو اصحاب رسولؐ گروہ در گروہ آ کر آپؑ کو ولایت کی مبارکباد دینے اور "امیر المومنین" کہہ کر سلام کرنے لگے۔ اس مبارک موقع پر شافع محشر پہلوئے امیر المومنینؑ میں جلوہ افروز تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ: اس خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو بھی فضیلت حاصل ہے جو علی ابن ابی طالبؑ کی بیعت کرے اور انہیں "امیر المومنین" کہہ کر سلام کرے۔

المختصر مسلسل تین شبانہ روز اس بیعت و تہنیت کا زرین سلسلہ قائم رہا اور تمام حاضرین نے جن کی تعداد ستر ہزار اور بقولے ایک لاکھ بیس ہزار تھی اسی مقام پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس منظر کو دیکھ کر دریائے رحمت الٰہی میں جوش آیا اور قدرت نے اکمال دین و اتمام نعمت اور اسلام سے خوشنودی کے پروانہ کے ساتھ ولایت علیؑ کی رسم تہنیت ادا کی اور اس کی سند میں یہ آیہ وافیہ ہدایہ نازل فرمایا:

﴿اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ﴾ (المائدۃ: ۳)

(وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی)